Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

352

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम मजमुआ मालूमात प्लेग

लेखक हकीम गुलाम नबी

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 352

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

352

352:U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

6

[illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

352.U

مجموعہ [illegible]

0.01 585

اس میں

طاعون کی پیدائش و پھیلنے کے اسباب۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ مرض پھوٹنے کے حالات۔ مریض کے بچاؤ کی تدبیر۔ مرض کے روکنے کی تدابیر وغیرہ درج ہیں جو سرکاری رپورٹوں سے اخذ کی گئی ہیں اور جو مستند و مشہور ڈاکٹر صاحبان کی تحریر شدہ ہیں۔ علے الخصوص تازہ کتاب مینول تیار کردہ مسٹر ہیلی فکس صاحب بہادر سے بہت سے حالات لئے گئے ہیں۔ چونکہ صاحب ممدوح سات سال سے طاعون کے نشو و نما وغیرہ حالات سے پورے آگاہ ہیں اسلئے ان تمام نکات کو غور سے مطالعہ کرنا چاہیے

مؤلفہ

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء۔ اڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور و مصنف رسالہ طاعون اسکا علاج۔ حرز طاعون۔ السداد طاعون۔ عین الیقین وغیرہ

مطبوعہ مطبع خیرخواہ ریاست ہائے ہند لاہور

طبع اول دو ہزار ۲۰۰۰ - پبلک کی آگاہی کیلئے مفت تقسیم کیگئی جو صاحب مطالعہ کرنا چاہیں وہ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوالیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین مختصر تاریخ طاعون پنجاب

فصل اول

۱- اول طاعون سنہ ۱۸۹۶ء نوشہرہ سے شروع ہوا
۲- طاعون کی نئی کیفیت سنہ ۹۸-۱۸۹۹ء
۳- طاعون کی کیفیت سنہ ۱۸۹۹ء
۴- کپتان جیمس کی رائے
۵- طاعون کی کیفیت سنہ ۱۹۰۱ء میں اسکا زور اپریل میں زیادہ رہا۔ سرکاری ۳۵۳ دیہات میں ریاست کے ۲۰ دیہات تھے۔
۶- قسم وبا پنجاب میں
۷- نقشہ مرض و ہلاکت چار سالہ
۸- وبا پر موسم کا اثر یعنی سردی گرمی کا
۹- وبا رکنے کا انتظام سنہ ۹۵-۱۸۹۷ء میں
۱۰- وبا کو ابتدا میں روکنا ضروری ہے
۱۱- انسداد وبا کے لئے سنہ ۱۸۹۹ء میں سرکاری انتظام میں تبدیلی۔
۱۲- انسداد طاعون کے لئے سرکاری انتظام
۱۳- سنہ ۱۹۰۱ء میں انسداد طاعون کیلیئے سرکاری انتظا[م]
۱۴- آلودہ مقامات کے لوگوں کا غیر آلودہ جگہ میں جانیکے نقصا[ن]
۱۵- شریر النفس لوگوں کی افواہوں و شرارتوں کی بنیاد
۱۶- سنہ ۱۹۰۱ء میں ۲۶۳ دیہات میں وبا
۱۷- طاعون ایک جگہ سے دوسری جگہ کس طرح پھیلی
۱۸- ریل بڑا سبب جلد پھیلانے مرض کا۔
۱۹- چوہوں سے انسان زیادہ مرض پھیلاتا ہے
۲۰- اسباب تجارتی وغیرہ کے ہمراہ چھوت جانیکے حالات
۲۱- پنجاب میں سنہ ۱۸۹۶ء وغیرہ سنوں میں ۶۵ دیہات میں وبا پھوٹی جو صرف چھوت کے ذریعے کرم پہنچے بمطابق رپورٹ سینیٹیشن کمشنر
۲۲- وہ طریقہ جس طریقہ پر آلودہ رقبہ میں لوگوں کو یہ وبائی مرض ہو جاتا ہے۔
۲۳- انسداد طاعون کے متعلق انتظام پر مخفی راز
۲۴- وہ اسباب جن سے یہ مرض عالمگیر وبا بن جاتا ہے
۲۵- یہ سب سے بہتر تدبیر مرض کے روکنے کی ہے کہ طاعون زدہ اشخاص کو تندرستوں سے علیحدہ رکھا جاوے۔ مکانوں کو خالی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمہید

جس وقت ہم نے طاعون کے متعلق اپنی پہلی - دوسری تیسری - چوتھی - پانچویں کتابیں اس غرض سے شائع کی تھیں کہ ہمارے پیارے اہل وطن طاعون کی ماہیت سے آگاہ ہو جاویں اور جو انتظام سرکار دولت مدار سوچ رہی ہے اُس کو اختیار کریں تاکہ ان کی جانیں معرض خطر سے نکل جائیں تو ان ایام میں طوفان تعصب اور بدگمانی برپا تھا - ہم نے وہ کتابیں شائع کرتے وقت یہ شعر پڑھا ؎

سلامت منزل مقصود تک اللہ پہنچا دے
مجھے آنکھیں دکھاتا ہے ہر اک نقش قدم میرا

ان کتابوں کے شائع ہونے پر ابتدا میں چند کوتاہ اندیش اشخاص نے ہماری نیک نیتی کو خود غرضی پر محمول کر کے طرح طرح کے حاشئے چڑھائے لیکن ہمارے ارادے میں ان دلشکن افواہوں سے مطلق فرق نہ آیا اور پے در پے کئی کتابیں شائع کر کے یہ شعر پڑھا ؎

افشائے راز عشق میں گو ذلتیں ہوئیں
لیکن انہیں جتا تو دیا جان تو گیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہم نہیں جانتے کہ ہم کس الفاظ میں اپنے اہل وطن کی مہربانیوں کا شکریہ ادا کریں۔ ہماری کتابوں نے اُن کے دلوں پر اثر کیا۔ ہمارے وعظ نے زنگ تعصب کو دھو دیا اور وہ آہستہ آہستہ لگے ان تدابیر کی طرف رجوع کرنے جو اُن کے مفید۔ گورنمنٹ نے تجویز کی تھیں۔

میں نے اُن لوگوں کے لئے جو گانوں میں بود و باش رکھتے ہیں۔ جہاں نہ دوا نہ طبیب مل سکتے ہیں۔ ایک دوا دیسی مفت تقسیم کی۔ کہ اضطراب میں کچھ سہارا ملے۔ ہماری اس دوا کی مانگ چاروں طرف سیکڑوں شیشیاں روزانہ مفت تقسیم کرنے کی نوبت رہی۔ اور ہمیں ہماری محنت کی داد مل گئی۔

اور ہمیں یہ بھی فخر حاصل ہوا کہ ہماری کتابوں کو پڑھکر لوگوں نے بدگمانی کو چھوڑا۔ شوق و ذوق سے انتظام طاعون کو پسند کیا اور ٹیکا لگوایا۔ جس کے ثبوت میں ہم ہزاروں درخواستیں طلبی کتب کے متعلق پیش کر سکتے ہیں۔

ہم اپنے آپ کو سرکار دولت مدار کے سچا اور نمک حلال تابعدار سمجھتے ہیں اور ہمارا فرض یہ ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ وبا نے سرکار کو رعیت کے فکر میں متفکر بنا رکھا ہے اپنی ناچیز خدمت سرکار کی نذر کریں۔ ہم کوتاہ اندیش لوگوں کے شور و غل سے کبھی دامن استقلال کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور ہمیشہ یہ شعر پڑھا کرتے ہیں ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صراطِ عشق پر از بسکہ ہے ثابت قدم میرا
دم شمشیر قاتل پر بھی غلطاں جاتا ہے جسم میرا

اب ہم اپنے اہل وطن کے روبرو یہ مختصر ہفت سالہ مشاہدات و تجربات و معلومات طاعون کے مختصر تاریخ طاعون پنجاب وغیرہ پیش کرتے ہیں امید ہے اس سے رہتے سہتے شکوک بھی دور ہو جاویں گے۔

اس مختصر تمہید کو ختم کرنے سے پہلے مسٹر جی بی ہیلی ہٹکلس صاحب بہادر جوڈیشنل سکرٹری کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنکی بے نظیر کتاب دی پنجاب پلیگ مینویل سے ہمیں بہت مدد اس کتاب کی تالیف میں ملی ہے۔ صاحب ممدوح کو جیسی قدر پلیگ کے حالات معلوم ہیں دوسرے صاحبان کو ایسا موقعہ کم ملا ہوگا کیونکہ وہ بمبئی میں پلیگ کمیشن میں شامل رہے۔ تمام حالات اُن کے مطالعہ سے گذرے اور پنجاب میں جب سے وباء طاعون شروع ہے۔ آپ کو کما حقہ اُس کی کیفیت سے آگاہی ہے۔

ہمارے شکریہ کے مستحق ہمارے بیدار مغز حاکم مسٹر سی۔ ایچ اٹکنس بھی ہیں جو اپنی رعیت کی بہتری کے لئے اپنا آرام نہیں دیکھتے اور سب سے بڑھکر شکریہ کے قابل ہمارے لفٹنٹ گورنر سر چارلس ریواز ہیں جن کے عہد حکومت میں ہم لوگوں کو سو طرح کے آرام میسر ہیں جن کی دلی توجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے گورنمنٹ ہند نے فراہمی ڈاکٹران وغیرہ کے لئے آٹھ دس لاکھ روپے خزانہ شاہی سے منظور کرایا تاکہ ہم لوگ حملہ وبار سے کسیطرح بچ سکیں - اور جن کے لطف و کرم سے ہماری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں +

مورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

غلام نبی زبدۃ الحکما
(اڈیٹر رسالہ حافظ صحت)

مفید عام پریس لاہور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مختصر تاریخ طاعونِ پنجاب

فصل اوّل

سنہ ۹۸-۱۸۹۷ء میں طاعون کی صورت

(۱) پنجاب میں پہلے پہل طاعونِ روسیاہ نے اپنا بھیانک اور ڈراؤنا چہرہ ضلع جالندھر کی تحصیل نوشہرہ کے وسطی حصہ میں دکھایا اور انہیں ایام میں ضلع ہوشیارپور کی تحصیل گڈھ شنکر کے درمیانی اور جنوبی حصص میں بھی اس نے سر اٹھایا۔ ضلع جالندھر میں علاوہ نوشہرہ کے پھلور میں بھی دو کیس اس خوفناک بیماری کے ہو گئے۔ رفتہ رفتہ نوشہرہ میں یہ مرض بیاسی دیہات میں پھیل گیا لیکن پھلور میں صرف سات دیہات تک محدود رہی۔ مُنگا کی آبادی پانچ ہزار ہے اور گڑھ شنکر میں چھ ہزار باشندے رہتے ہیں ہر دو مقامات آلودہ قرار دئے گئے۔ اپریل کے مہینے میں وہاں اس بیماری کا بہت زور رہا اور پھر گھٹنی شروع ہوئی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مفصلۂ ذیل اعداد سے کیفیت معلوم ہوتی ہے :-

مارچ ۱۸۹۸ء . . . زیر علاج ۳۹ دیہات تھے
اپریل ۱۸۹۸ء . . . زیر علاج ۴۶ دیہات تھے
مئی ۱۸۹۸ء . . . زیر علاج ۵۰ دیہات تھے

۱۸۹۸-۹۹ء میں طاعون کی صورت

(۲) ۱۸۹۸-۹۹ء میں طاعون کا چنداں زور نہ تھا - اس سال یہ صرف ۱۰۲ دیہات نوشہرہ تک جو تحصیل کے جنوبی مشرقی حصہ میں تھے محدود رہا - اور گڑھ شنکر میں صرف پانچ دیہات میں اسکے کیس ہوتے رہے - گذشتہ سال میں ۹ دیہات میں یہ بیماری تھی اس سال صرف پانچ دیہات میں ہوئی - اس سال میں قابل ذکر یہ امر ہے کہ قصبہ راہوں کو جس میں دس ہزار سے زیادہ باشندے آباد ہیں خالی کر دیا گیا اور اُس کو ڈس انفکٹ یعنی آلائش سے پاک کیا گیا - نومبر ۱۸۹۸ء میں یہاں بیماری کا زور تھا - پھر اپریل ۱۸۹۹ء میں باشندے اپنے گھروں میں واپس آئے +

مفصلہ ذیل اعداد سے کیفیت بیماری واضح ہوگی :-

مارچ ۱۸۹۹ء . . . صرف ۵ دیہات زیر علاج تھے
اپریل ۱۸۹۹ء . . . صرف ۱۷ دیہات زیر علاج تھے
مئی ۱۸۹۹ء . . . صرف ۱۳ دیہات زیر علاج تھے

طاعون کی صورت ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء میں

(۳) اس سال پھر طاعون کا زور ہوا - اس سال ہوشیارپور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جالندھر میں ۷۸ دیہات میں یہ مرض نمودار ہوا اور ریاست پٹیالہ کے ایک دیہہ میں بھی یہ مرض جا پہنچا۔ ان ۷۸ دیہات میں سے تین اس قسم کے تھے جن میں پہلے دو سال سے طاعون چلا آتا تھا اور ۱۹ اس قسم کے تھے جن میں صرف گذشتہ سال میں یہ وبا آئی تھی۔ ماہ مارچ میں اس سال ۲۷ دیہات زیر علاج تھے۔ مئی میں ۳۰ زیر علاج تھے اور اپریل میں ۳۶ دیہات زیر علاج تھے۔ کپتان جیمس ای۔ایم۔ایس۔ ان ایام میں افسر محکمہ طاعون تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ طاعون زدہ رقبہ میں آہستہ آہستہ اور بتدریج زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ اب یہ ریلوے لائن عبور کر کے دریائے ستلج کے پار پٹیالہ تک جا پہنچا ہے ؛

سنہ ۱۹۰۰-۱۹۰۱ء میں طاعون کی حالت

(۴) افسران محکمہ طاعون کا خیال تھا کہ سنہ ۱۹۰۰-۱۹۰۱ء میں یہ مرض زیادہ خوفناک صورت میں نمودار ہوگا۔ چنانچہ وہی بات ہوئی اور وبا نے وہ ہاتھ دکھائے کہ توبہ ہی بھلی ہے۔ شروع سال میں تو بہت کم واردتیں اس بیماری کی ہوئیں جو مقابلتہً بہ نسبت سالہائے ماسبق کے کم تھیں لیکن جنوری میں بنگہ میں پھر اس مرض نے سر آ اٹھایا۔ یہ تیسری مرتبہ اس گاؤں میں طاعون چمکا تھا۔ پھر چھوت کے ذریعے کراچی سے وبا گورداسپور اور سیالکوٹ میں آگئی اور یہاں اس نے اس طرح جڑ پکڑی کہ اسکا بیخ و بن سے اکھاڑنا دشوار ہو گیا۔ نوشہرہ میں اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر یہ وبا آئی لیکن حد سے نہ بڑھی اور یہ اُمّید ظاہر کی گئی کہ اس کو
معدوم کردیا جاویگا - نومبر میں شکر گڈھ واقع گورداسپور اور
ظفروال واقع سیالکوٹ میں اس بیماری کا اعلان کر دیا گیا - فروری
سنہ ۱۹۰۱ء میں یہ کمبخت جموں میں جسے کشمیر کا ایک صوبہ کہنا چاہیئے
جا پہنچی - مارچ میں وبائے پھلور اور نکودر پر حملہ کیا - پھلور میں
ایک قصبہ نور محل نامی ہے جس کی آبادی ۸۵۲۰ ہے یہاں تو
اس نے ہنگامۂ حشر برپا کر دیا - مارچ میں یہ بیماری ہوشیارپور
میں جا پہنچی اور تحصیل ہائے اونہ و دسوہا کے دیہات سے
اس کی رپورٹیں آنے لگیں - اپریل بھر بنگا اور گڑھ شنکر میں
اس کا زور ہوا اور اسی مہینہ میں ریاست کپورتھلہ کی تحصیل
پھگواڑہ میں بھی اس کا زور ہوا - سرکاری کتابوں سے واضح ہوتا
ہے کہ اپریل میں کل تعداد طاعونی وارداتوں کی چار ہزار تک پہنچ
گئی اور حالت نازک ہو گئی - اس مہینہ میں رُکاوٹ وبا کے لئے
جو بندوبست کیا گیا تھا اس سے لوگوں میں عام ناراضگی ضلع سیالکوٹ
اور گورداسپور میں پھیل گئی - بھلے کو موسم گرما آ گیا - گرمی میں
یہ بیماری خود بخود گھٹ جاتی ہے - موسم تابستان میں اس کا زور کم ہو گیا
چنانچہ مئی میں مریضوں کی تعداد ۴۰ ۳۶ تھی اور جون میں اس سے
بھی کم یعنی ۱۱۲۵ - مئی میں خاص شہر سیالکوٹ میں دس کیس اس
بیماری کے ہوئے لیکن گرمی کے باعث یہ وبا وہاں پھیل نہ سکی *
ماہ جون میں صرف ایک کیس خاص شہر ہوشیارپور میں ہوا لیکن یہاں
بھی وبا گرمی کے باعث آگے نہ بڑھی - اپریل اور مئی میں ضلع فیروزپور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی تحصیل موگا اور لُدھیانہ کی تحصیل جگراؤں میں طاعون کے کیس ہوئے اور لُدھیانہ میں سمرالہ میں بھی کیس ہوتے رہے۔ جون اور جولائی میں ضلع انبالہ کی روپڑ تحصیل میں بھی طاعون نے مُنہ دکھایا بلکہ چھاؤنی میں بھی ایک کیس ہو گیا۔ لیکن شکر کا مقام ہے کہ وبانہ پھیلی اور گرمی کے موسم نے اس کا قلع اور قمع کر دیا ؛

جون میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ ریاست ہائے پٹیالہ اور کپور تھلہ طاعون سے پاک ہیں۔ اگست کے مہینے میں سیالکوٹ میں کوئی کیس طاعون کا نہ ہوا۔ اگست میں تو خیر وہی لیکن ستمبر میں جالندھر ہوشیار پور گورداسپور اور پٹیالہ میں پھر طاعون نے فتنہ برپا کر دیا کیفیت طاعون مفصلہ ذیل اعداد سے معلوم ہو گی :۔

جنوری ۱۹۰۱ء	.....	۱۹ دیہات	زیر علاج تھے
فروری ۱۹۰۱ء	.....	۲۵ دیہات	ایضاً
مارچ ۱۹۰۱ء	.....	۹۱ "	"
اپریل ۱۹۰۱ء	.....	۲۲۹ "	"

اپریل میں اس بیماری کا ہمیشہ زور ہوتا رہا۔ سرکاری علاقہ میں کل ۳۵۲ دیہات میں ۱۹۰۱ء میں طاعون پھیلا اور ریاستوں میں کل ۶۰ دیہات میں یہ وبا آئی

قسم وبا

پنجاب میں زیادہ تر بیوبونک پلیگ پھیلی یعنی اس قسم کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بخار مریضوں کو ہوا جس میں گٹھلی جس کو موپو کہتے ہیں نکل آئی اور ایسے کیس جس میں ششش پر اثر ہوا یا نمونیا ہو گیا بہت کم ہوئے۔ صورت ہلاکت مختلف معنوں میں مختلف تھی لیکن گذشتہ چار سال کی اوسط نکالنے سے واضح ہوتا ہے کہ فوتیدگیاں باون فیصدی سے لے کر چونسٹھ فیصدی تک ہوئیں ❊

نقشہ مرض و ہلاکت

(۶) ذیل میں ہم ایک نقشہ درج کرتے ہیں جس سے واضح ہوگا کہ گذشتہ چار سالوں میں وبا کی کیا کیفیت رہی یعنی ہر مہینے میں کتنے کیس ہوئے اور ان کیسوں میں کتنے مریض اس بیماری سے مرے اس نقشہ کی درستگی میں کوئی کلام نہیں ہے کیونکہ سرکار دولتمدار نے ایسا انتظام کیا ہے کہ جہانتک ممکن ہو سکتا ہے بڑی احتیاط سے ہر ایک امر کی پڑتال کر لیجاتی ہے اور کوئی واردات مخفی رہنے نہیں پاتی ❊

اس نقشہ سے سنہ ۹۷-۱۸۹۶ء و سنہ ۹۹-۱۸۹۸ء و سنہ ۱۹۰۰-۹۹ء اور سنہ ۱۹۰۱-۱۹۰۰ء کی کیفیت فرداً فرداً ظاہر ہوگی اور اخیر میں ہم نے ایک خانہ ایسا رکھ دیا ہے جس سے کل میزان سرسری نظر سے انسان دیکھ سکتا ہے وہ نقشہ یہ ہے :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نام ماہ	سال ۹۷-۱۸۹۶ء		سال ۹۹-۱۸۹۸ء		سال ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء		سال ۱۹۰۱-۱۹۰۰ء		میزان	
	کیس	فوتیگیاں	کیس	فوتیگیاں	کیس	فوتیگیاں	کیس	فوتیگیاں	کیس	فوتیگیاں
اکتوبر	۷۲	۳۹	۷	۰	۱۸	۹	۳	۰	۱۰۰	۴۸
نومبر	۹۶	۳۹	۶	۳	۱۴	۱۰	۷۱	۴۲	۱۸۸	۹۴
دسمبر	۱۳۴	۹۷	۱۱	۶	۲۶	۲۱	۸۱	۵۴	۲۵۲	۱۷۹
جنوری	۳۶	۲۱	۵	۳	۶۱	۴۴	۱۲۳	۱۰۱	۲۲۵	۱۶۹
فروری	۲۸۳	۱۵۲	۲۳	۱۵	۱۱۴	۷۷	۳۰۷	۱۹۸	۷۲۷	۴۴۲
مارچ	۱۰۰۱	۶۵۴	۴۲	۲۸	۲۸۴	۱۶۴	۹۶۳	۵۲۵	۲۲۹۰	۱۳۷۱
اپریل	۱۰۶۴	۶۱۰	۲۱۲	۱۲۵	۱۹۳	۱۳۴	۴۰۱۸	۲۲۲۶	۵۴۸۷	۳۰۹۵
مئی	۶۸۷	۴۸۳	۷۵	۳۸	۱۴۲	۷۶	۳۶۳۵	۲۱۶۱	۴۵۴۰	۲۷۴۹
جون	۳۱	۱۸	۲۵	۸	۷	۴	۱۱۲۰	۷۱۱	۱۱۸۹	۷۴۱
جولائی	۵	۱	۱۵	۲	—	—	۲۴۵	۱۴۷	۲۶۵	۱۵۰
اگست	۳	۰	۲	۲	—	—	۳۳	۳۵	۳۸	۳۷
ستمبر	×	×	۰	۱	—	—	۴۷۳	۱۹۹	۴۷۳	۲۰۰
میزان	۳۲۱۳	۲۱۱۶	۴۲۵	۲۳۲	۸۵۹	۵۴۰	۱۱۰۶۸	۶۳۴۹	۱۵۶۶۴	۹۴۶۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وبا پر موسمی تغیر و تبدل کا اثر

(۷) جو نقشہ اعداد و شمار کا ہم پیچھے درج کر آئے ہیں اس سے واضح ہوگا کہ ہر موسم میں اس وبا کی صورت مختلف ہو جاتی ہے۔ موسم گرما میں یہ بیماری دب جاتی ہے۔ لیکن جونہی برسات آتی ہے یہ پھر سر اٹھاتی ہے اور سرما میں چمک پڑتی ہے۔ سنہ ۹۸-۹۹ء سے ہر سال وبا زدہ رقبہ بڑھتا گیا ہے۔ برسات کے ساتھ اس کا شروع ہونا اور موسم سرما میں فتنہ برپا کرنا تجربے اور مشاہدے سے بخوبی ثابت ہو گیا ہے۔ مارچ اور اپریل کا مہینہ اس وبا کے کمال زور کا وقت ہوتا ہے۔ مئی میں تنزل شروع ہو جاتا ہے۔ جون میں اور بھی گھٹ جاتی ہے اور اگست و ستمبر میں مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ گذشتہ سالوں میں ستمبر میں بالکل افاقہ رہا ہے۔ لیکن اس سال سنہ ۱۹۰۱ء میں نئی بات ظہور پذیر ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ستمبر میں اس بیماری کا آغاز ہو گیا ہے۔ یہ صورت گذشتہ سالوں سے مختلف ہے ؎

وبا کے روکنے کا انتظام سنہ ۹۷-۹۸ء

(۸) سرکار عالیہ نے اپنی رعیت کے فائدے کے لئے نہایت مہربانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے سنہ ۱۸۹۷-۹۸ء میں مفصلہ ذیل انتظام کیا تھا:-

(ا) دیہات کی صحت کی طرف توجہ کی گئی اور پٹواریوں کے سپرد ایک خاص عملہ کیا گیا جس کا یہ کام تھا کہ ایسے دیہات میں پڑتال کریں جن میں چھوت آنے کا ڈر تھا۔ باشندگان کی فہرست بنائی گئی۔ نقشوں کا ملاحظہ ہونے لگا۔ اور گھروں کی تلاشی شروع کی گئی مگر بعد ازاں فوراً اس سبیل کو چھوڑ دیا گیا ؎

(ب) ڈاکٹر علاج کے لئے مقرر ہوئے اور مریضوں کو تندرست باشندوں سے علیحدہ کیا گیا۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ایسا انتظام کیا گیا کہ مریض اور وہ لوگ جو مریضوں پر مامور تھے تندرستوں کے قریب نہ آنے پائیں لیکن مریضوں کو اختیار تھا کہ جو علاج وہ پسند کریں وہی کریں ؎

(ج) طاعون زدہ دیہات کو بالکل خالی کر دیا گیا تھا۔ جب ایک واردات کسی دیہات میں ہوتی تھی تو اکثر اسی وقت ورنہ دوسرے کیس کے ہونے پر گانوں کو خالی کر دیا جاتا تھا اور جب تین ہفتوں تک متواتر امن رہتا تھا تو باشندوں کو اجازت ہو جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں واپس چلے جائیں۔ خالی شدہ دیہات کے باشندوں کے لئے گانوں سے فاصلے پر جھونپڑیاں بنائی جاتی تھیں ؎

(د) قرنطینہ مقرر کیا گیا تھا۔ جو لوگ طاعون زدہ علاقوں کے رہنے والے تھے ان کو تندرست اور مامون علاقوں میں فوراً جانے کی اجازت نہ تھی۔ کچھ عرصہ کے لئے ان کو کوارنٹائن میں رہنا پڑتا تھا۔ ہر گانوں کے گرد دو پہرے ہوا کرتے تھے ایک اندرونی ایک بیرونی۔ یہ پہرہ آٹھ آٹھ سپاہیوں کا ہوتا تھا۔ اس مطلب کے لئے ۲۸۰۰ کانسٹبل اور بھرتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کئے گئے تھے۔ جب تین ہفتہ تک کسی مقام میں امن رہتا تھا تو قیود قرنطینہ ہٹالی جاتی تھیں ﴿

(ﮦ) ڈس انفکشن۔ طاعون زدہ مقام کے مکانات کو فنائل کے ذریعے چھوت سے پاک کیا جاتا تھا۔ سوائے اناج غلہ اور قیمتی پارچات کے جن کا فنایل سے خراب ہو جانے کا احتمال تھا۔ تمام اشیا پر فنایل چھڑک کر ان کو دھوپ میں رکھ دیا جاتا تھا۔ کچی چھتوں کو گرا دیا جاتا تھا۔ یا چھت میں ایک سوراخ کر دیا جاتا تھا جس کے ذریعہ مکان میں ہوا اور روشنی آسکتی تھی۔ بعض اوقات مکان کا فرش یعنی مٹی زمین کی تین تین انچ کھودی جاتی تھی۔ پھر مکان کی دیواروں پر قلعی کا پلستر کیا جاتا تھا ﴿

(ز) ریل کے اسٹیشنوں پر معائنے اور پڑتال کا انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں جہاں گاڑی کھڑی ہوتی تھی وہاں ڈاکٹر معائنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔ معائنہ کرنے والے اسٹیشنوں کی تعداد ۱۰۴۳ تھی۔ ان اسٹیشنوں پر مشتبہ مسافروں کو ٹھیرالیا جاتا تھا اور دس روز تک زیر معائنہ رکھا جاتا تھا۔ اس عرصہ کے بعد اُن کو گھر جانے کی اجازت دی جاتی تھی۔ اس انتظام میں کئی دقتیں محسوس ہوئیں اور رفتہ رفتہ اب ترک کر دیا گیا ہے ﴿

(ح) آلودہ مقامات کے باشندوں سے درخواست کی گئی کہ وہ ٹیکا طاعونی کرائیں اور ایسے مقامات کے باشندوں سے بھی جہاں اس وبا کے آنے کا ڈر تھا یہی درخواست کی گئی ﴿

(ط) آلودہ مقامات میں باہر سے لوگوں کا آنا ایک طرح پر کسی قدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معاذ تک بند کیا گیا یعنی میلے وغیرہ بند کر دئے گئے تھے ؎

وبائے طاعون کا ابتدائی حالت میں روکنا ضروری ہے

(۹) تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ شیخ سعدی کا شعر اس بیماری پر راسخ آتا ہے ؎

سرچشمہ شاید گرفتن بہ میل
چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل

اس بیماری کو اگر ابتدائی حالت میں روک دیا جاوے تو معدوم ہو جاتی ہے ورنہ پھر اس کا رکنا محال ہے - اس نقل پر گورنمنٹ کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اس کو سر اٹھاتے ہی مٹا دیا جاوے چنانچہ اس مطلب کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ لوگ بھی تہ دل سے گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیں اور اس نیک کام میں مدد دیں

سنہ ۱۸۹۷-۹۸ء میں لوگوں کا برتاؤ اور رنج

(۱۰) یہ وبا مدت کے بعد ہندوستان میں آئی ہے - لوگ اس کے حالات سے بہت کم واقف تھے - وہ اس کی سفاکی اور خونریزی سے آشنا نہ تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ موت کا وارنٹ بلا ضمانت ہے اس لئے ان کو معلوم نہ تھا کہ اس کا ابتدائی حالت میں روکنا از بس ضروری ہے اور وہ یہ نہ جانتے تھے کہ جب یہ پھیل جاتی ہے تو پھر سیلاب عظیم کی طرح رک نہیں سکتی اور ایک ہنگامۂ قیامت برپا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کردیتی ہے۔ اس ناواقفی کی وجہ سے لوگوں نے گورنمنٹ کے وسواس
کو محسوس نہ کیا اور کچھ عرصہ تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے بلکہ
جو بات اُن کے فائدے کے لیئے گورنمنٹ نے تجویز کی اسکو انہوں
نے برعکس سمجھا حتےٰ کہ اپریل ۱۸۹۸ء میں گڑھ شنکر میں ایک بڑا
بھاری بلوہ ہوا۔ لیکن ہماری عادل اور مستقل اور بردبار گورنمنٹ
نے ہماری نادانی اور کمزوری کی کچھ پرواہ نہ کی اور ہماری امداد پر باوجود
مخالفت کے کمربستہ رہی اور جو انتظام وبا کے روکنے کے لیئے تجویز
کیئے تھے ان کو جاری رکھا آخر کار لوگوں نے اس سخت مخالفت کو
چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ اُن کے شکوک اعتبار کے ساتھ بدلنے لگے۔
لیکن پہلے سال کی وبا نے ثابت کردیا کہ وبا کو نیست و نابود کرنے کے
لیئے بڑی کوشش۔ بہت سا روپیہ اور کافی عملہ درکار ہے +

انسداد وبا کے لیئے ۹۹-۱۸۹۸ء میں انتظام

(۱) اس دوسرے دور میں وبا کے وہی گذشتہ سال کا انتظام جاری
رکھا گیا اور جو تغیر و تبدل ہوا وہ خفیف تھا۔ مثلاً باشندگان دیہات کو
اجازت دی گئی کہ اگر وہ پولیس کا پہرہ پسند نہیں کرتے تو خانگی طور پر
اس مطلب کے لیئے اپنے آدمی مقرر کرلیں۔ اس سال میں آلودہ علاقہ
کے لوگوں کو اجازت دی گئی کہ اگر وہ ٹیکا لگوالیں تو دوسرے مقامات میں
بلا روک و ٹوک چلے جائیں۔ بہت سے لوگوں نے اس سال میں ٹیکا کرایا۔
اس سال میں زمین کا فرش کھودنا اور چھتوں کو توڑنا ترک کردیا گیا۔
لودھیانہ اور کالکا کے ریلوے اسٹیشنوں پر معائنہ جاری رہا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۹۹-۱۸۹۸ء میں لوگوں کا برتاؤ

(۱۲) سچ ہے مار گزیدہ از ریسماں می ترسد۔ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک پیتا ہے۔ اب لوگ دیکھ چکے تھے اور انہوں نے تجربہ کر لیا تھا کہ یہ وبا قہر خدا ہے چنانچہ انہوں نے اپنی ضد کو چھوڑ دیا اور حکام کے ساتھ مل کر کوشش کرنے لگے۔ کپتان جیمس اپنی رپورٹ میں رقم طراز ہیں کہ جن لوگوں سے ہمیں واسطہ پڑا ہے وہ نہایت قابل تعریف اور سلیم الطبع لوگ ہیں اور وہ انتظام انسداد طاعون کی خوبیاں سمجھ گئے ہیں*

سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء میں لوگوں کا برتاؤ

(۱۳) اس تیسرے دور میں گو وبائے طاعون زیادہ تر خوفناک صورت میں رونما نہ ہوئی لیکن اس میں شک نہیں طاعونی رقبہ میں وسعت ہوگئی۔ اس دور میں بھی لوگ جو خواب غفلت سے بیدار ہو چکے تھے اور بھی زیادہ سرگرمی سے حکام کو امداد دینے لگے۔ کپتان جیمس اپنی رپورٹ میں لوگوں کی بہت تعریف کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ نوشہرہ کے باشندوں جیسے غریب مزاج اور نیک نیت اور ساتھ ہی مرد از ہمت والے آدمی مشکل سے ملتے ہیں اور ان سے بہتر شاید ہی کہیں ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے ان کے دلوں میں شک پیدا ہوا تھا لیکن تجربے اور مشاہدے سے وہ قایل ہو گئے ہیں اور تمام توہمات کافور ہو گئے ہیں*

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء میں انتظام انسداد طاعون

(۱۴) اس سال کے انتظام انسداد طاعون میں کوئی خاص بات قابل بیان نہیں ہے۔ وہی اگلا انتظام جاری رہا۔ البتہ چونکہ رقبہ طاعونی میں وسعت ہوگئی اس لئے پنجاب کی پولیس انتظام پہرہ کے لئے ناکافی ثابت ہوئی۔ اس موقع پر ۲۰۷ پنشنر اس پہرہ کے کام پر مامور کئے گئے۔ باشندگان دیہہ نے اپنے درمیان میں سے بھی پہرہ والے منتخب کرائے تھے۔ ان باشندگان دیہہ کی تعداد جو پہرہ کے کام پر مقرر تھے قریباً سات سَو ستر تھی۔ فنایل سے چونکہ دیواروں کا رنگ خراب ہو جاتا تھا۔ اس لئے سیلم کا رنگ اس میں ملا کر دیواروں پر رنگ ہونا شروع کر دیا گیا۔ معائنہ مسافران ریل حسب معمول کالکا۔ بیاس اور لودھیانہ ریلوے اسٹیشنوں پر جاری رہا

سال سنہ ۱۹۰۱-۱۹۰۰ء میں نرمی انتظام پہرہ

(۱۵) اس سال میں جس کو وبا کا چوتھا دور پنجاب میں کہنا چاہیئے چھوت کراچی سے ان علاقوں میں آگئی جہاں ابھی تک اس کا قدم نہ آیا تھا اس سال میں ابتدا سے ہی انتظام پہرہ میں نرمی کر دی گئی تھی اور اس نرمی کا باعث احکام گورنمنٹ ہند تھے جو ریزولیوشن نمبری ۱۶۸۹ آ- ۴۸۰۱ مورخہ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کے ذریعہ جاری ہوئے تھے اور یہ احکام کمیشن طاعون کی سفارشوں پر مبنی تھے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۹۰۰-۱۹۰۱ء میں انتظام انسداد طاعون

(۱۶) اس سال میں جو احکام اس وقت تک جاری ہوئے تھے وہ گورنمنٹ ہند نے منسوخ کر دئے اور یہ حکم نافذ کیا کہ بجائے عملی کارروائی کے لوگوں کو زبانی سمجھایا جاوے اور انکو قایل کیا جاوے چنانچہ پولیس کی مداخلت کو بالکل ہٹا لیا گیا تھا - انبالہ اور بیاس پر جو معائنہ مسافروں کا ہوا کرتا تھا وہ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء میں بالکل بند کر دیا گیا۔

سنہ ۱۹۰۰-۱۹۰۱ء میں لوگوں کا برتاؤ

(۱۷) شروع اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء میں بیرونی پہرہ اٹھا لیا گیا تھا - جالندھر اور ہوشیارپور کے جاٹوں نے بہت جلد انتظام کی خوبیوں کو سمجھ لیا تھا مگر نئے علاقوں کے باشندے کسی قدر ضدی ثابت ہوئے - لودھیانہ فیروزپور اور انبالہ میں خفیف سرکشیاں ہوتی رہیں لیکن گورداسپور اور سیالکوٹ کے باشندوں نے علانیہ مخالفت کی - سیالکوٹ کے جس پہلے گاؤں میں وبائے طاعون آئی اُنہوں نے انتظام انسداد طاعون کو قبول کر لیا مگر گورداسپور میں ایسا نہ ہوا - یہاں وہ گاؤں جس میں سب سے پہلے یہ وبا آئی درماں تھا - یہاں کے باشندوں نے گھر چھوڑنے یا کسی قسم کا انتظام کرنے سے قطعی انکار کر دیا یہ جگہ نرا گاؤں ہی نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا قصبہ ہے - یہاں بنئے کثرت سے آباد ہیں اُنہوں نے زیادہ تر سرکشی کی - لیکن آخر کار گاؤں کو خالی کرا لیا گیا - گورداسپور کے دوسرے دیہات میں لوگوں نے طاعون کو چھپایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مخفی رکھا۔ آلودہ مقامات کے باشندے بلا روک ٹوک
مامون مقاموں میں چلے گئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بیماری خوب
پھیلی۔ باشندوں نے انتظام علیحدگی۔ ڈس انفکشن اور دیگر
انتظام کو جسکے رو سے مکانات خالی کروئے جاتے تھے مطلق پسند
نہ کیا۔ ایک ادنےٰ درجہ کے پلیگ افسر کے طرز عمل سے وہ اور بھی
بھڑک گئے۔ دسمبر ۱۹۰۰ء میں لوگوں نے یہاں تک دق کیا کہ
گھم ولہ کو بانیان فساد کی گرفتاری کے ذریعے خالی کرایا گیا۔
ماہ مارچ میں ظفروال آلودہ قرار دیا گیا۔ یہاں کے باشندوں نے بھی
مخالفت پر کمر باندھ لی۔ لوگوں نے کہدیا کہ ہم ملازمان سرکار کے ہاتھ
سے دوائی بھی نہیں کھاتے سرکار کا منشا ہمیں زہر دے کر مارنے کا
ہے۔ خدا جانے کس بدبخت کوتاہ اندیش نے یہ خیال اُن کے
دلوں میں پیدا کر دیا۔ سرکار نے مریضان طاعون سے علیحدگی کے
لئے بہت سی جھونپڑیاں بنوائی تھیں۔ لوگوں نے ان جھونپڑیوں
میں رہنے سے جواب دے دیا اور کہا کہ یہ سرکار نے اس لئے بنوائی
ہیں کہ یہاں رہنے سے لوگ طاعون سے مریں۔ ایک ٹیکا کرنے
والے نے کہیں تین بچوں کو ٹیکا لگا دیا۔ اس پر لوگ برافروختہ
ہوگئے اور دو ہزار آدمیوں نے جمع ہو کر بیچارے ٹیکا کرنے والے
کو خوب پیٹا۔ اپریل میں کھنڈالہ میں طاعون نمودار ہوا۔ اس جگہ کی
آبادی ۱۴۰۰ متنفس کی ہے۔ سرکار نے ہر طرح کی سہولت ان کو دی
نگران کے سر پر جن سوار تھا۔ انھوں نے ایک ہی انکار جاری رکھا
موضع شاہزادہ میں بنیوں نے ایک غلط افواہ اُڑا دی جس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۵ اپریل کو علانیہ مخالفت پر لوگ آمادہ ہو گئے۔ ان ایام میں وبا زور پر تھی یعنی یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء کو ۲۶۳ دیہات میں یہ پھیلی ہوئی تھی - اس سوال پر غور کرنے کے لئے مئی سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک کانفرنس لاہور میں ہوئی اور آخرکار یہ قرار پایا کہ جبر نہیں ہونا چاہیے چنانچہ جملہ افسران گورداسپور اور سیالکوٹ سے واپس بلائے گئے اور لوگوں کو اپنی مرضی کا مختار سمجھ کر ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا - لوگوں نے اپنی نادانی کا خمیازہ بہت جلد اُٹھا لیا - گورداسپور اور سیالکوٹ میں وبا کا زور بہ نسبت دیگر مقامات کے جہاں لوگوں نے انتظام انسداد طاعون کو پسند کیا تھا زیادہ تھا بلکہ بہت ہی زیادہ تھا - چالاک لوگ کس طرح پبلک کو بدظن کرتے رہے - چنانچہ ایک میونسپل کمشنر نے ان ایام میں عجیب حرکت کی اُس نے یہ مشہور کر دیا کہ سرکار بچوں کو مٹھائی تقسیم کرتی ہے اور اس مٹھائی میں طاعون ہے چنانچہ سرکار خود اس مٹھائی کے ذریعے طاعون پھیلاتی ہے - اس شخص نے یہاں تک چالاکی کی کہ ایک آدمی کو سمجھا کر کہہ دیا کہ تو مٹھائی تقسیم کر اور جب تجھ کو ہم پکڑیں تو یہ ہی کہنا کہ مجھے نائب تحصیلدار اور اسسٹنٹ سرجن نے یہ مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے دی ہے - اس آدمی نے میونسپل کمشنر کے ارشاد کی تعمیل کی اور پھر اس میونسپل کمشنر نے ایک تار ڈپٹی کمشنر کو دے دیا کہ اس طرح پر مٹھائی تقسیم ہو رہی ہے *

انہیں ایام میں نو رمحل سے ایک اور عجیب افواہ اُڑی کسی نے لوگوں میں یہ مشہور کر دیا کہ سرکار کنوؤں میں زہر پھینکوا رہی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس پر لوگ اپنے اپنے کنویں کی حفاظت کرنے لگے اور کئی آدمیوں پر حملہ آور ہوئے جن کو اُنھوں نے غلط فہمی سے یہ سمجھا کہ کنویں میں زہر ڈالنے آئے ہیں تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ دیہات کے باشندے بہ نسبت شہر اور قصبوں کے باشندوں کے کم ضدی ہیں اور بہت جلد پند سود مند کو قبول کر لیتے ہیں +

فصل ۲

طاعون کس طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلی

(۱) تجربے اور مشاہدے سے واضح ہو گیا ہے کہ وبا ایک شہر سے دوسرے شہر میں چھوت کے ذریعے جاتی ہے - یہ خیال گذشتہ چار سال کے تجربے سے پنجاب میں حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے - جب ایک شہر میں وبا آتی ہے تو لوگ بلا روک ٹوک اس شہر سے دوسرے شہروں میں چلے جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سامان وبا اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور دوسرے شہر میں جاتے ہی اکثر پہلے مریض وہ آپ ہوتے ہیں - ریل جس میں ہزار در فوائد ہیں ایک ذریعہ وبا کے ایام میں وبا کے پھیلانے کا ہے - گذشتہ وقتوں میں جب کبھی وبا آتی تھی تو دوسرے شہروں میں بہت کم جاتی تھی وجہ یہ تھی کہ ریل نہ تھی - مسافر کہیں مہینوں میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں جاتے تھے - اس اثنا میں آلایش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وبا اُن کے لباس اُنکے اسباب وغیرہ سے دُور ہو جاتی تھی۔ اب
ریل کی بدولت بہت جلد نقل مکان ہو سکتا ہے اس لئے
بیماری ایک جگہ سے بہت جلد دوسری جگہ میں چلی جاتی ہے
جو لوگ آلودہ مقامات سے آئیں اُن کے کپڑے اُن کا
اسباب۔ اُن کی اشیاے خوردنی تمام خطرہ سے مبرّا
اور معرّا نہیں سمجھنی چاہئیں۔ بارہا کپڑوں میں بیماری
کے اسباب ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے گئے
ہیں۔ پہلے لوگوں کا خیال تھا کہ چوہوں کے ذریعہ بیماری
پیدا ہوتی ہے اور چوہوں کے ذریعے ایک مقام سے
دوسرے مقام میں جاتی ہے لیکن اُس کمیشن کی رپورٹ
سے جو ہندوستان میں طاعون کی تحقیقات کے لئے
۱۸۹۸ء میں مقرر ہوئی تھی واضح ہوتا ہے کہ یہ درست
نہیں ہے۔ صرف ایک کیس اور وہ بھی مشکوک اس
قسم کا ہے جس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ چوہوں کے
ذریعے بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ گئی سنہ ۹۹-۱۹۰۰
میں کوئی شہادت اس قسم کی پیش نہیں ہوئی جس سے
یہ نتیجہ نکلے کہ موش بیماری پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔
سیپن وال واقع ضلع سیالکوٹ میں لوگوں کا خیال تھا
کہ بیماری چوہوں کے ذریعے سے آئی ہے کیونکہ وبا
آنے سے پہلے بہت سے مردہ چوہے وہاں دیکھے گئے
تھے۔ لیکن جب اس معاملہ میں بخوبی چھان بین کی گئی تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ثابت ہو گیا کہ چوہوں کا قصور نہیں ہے بلکہ بیماری سین وال میں ایک عورت لائی جو موضع بخیال سے وہاں آئی تھی ۞

نہایت ہی کم موقع ایسا ظہور میں آیا ہے کہ اسباب تجارتی کے ذریعے بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ میں گئی ہو پس نتیجہ یہ ہے کہ بیماری چھوت کے ذریعہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی ہے اور یہ حضرت انسان ہی ہیں جو اس کو اپنے ساتھ ایک مکان سے دوسرے مکان میں لے جاتے ہیں۔ آلودہ مقام سے مامون مقام میں جاتے وقت پورا پورا انتظام کر لینا چاہیئے تاکہ چھوت ہمراہ نہ جاوے ۞

(۲) یہ دعوے جو ہم نے اوپر قایم کیا ہے اس کی تصریح ہم نظائر کے ذریعے کرتے ہیں ۞

مرض ایک جگہ سے دوسری جگہ کسطرح پہنچتا ہے؟

پنجاب میں ۹۸-۱۸۹۷ء میں ۶۵ دیہات میں وبائے طاعون چھوٹی تھی اور مفصل کیفیت کہ کس طرح ان دیہات میں طاعون کا قدم آیا کمیشن کی رپورٹ میں درج ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ۴۲ دیہات میں بذریعہ چھوت یہ وبا آئی تھی ۞

۹۹-۱۸۹۸ء میں صرف ۱۷ دیہات کا حال تحقیق ہوا تھا ان ۱۷ میں سے ۱۴ دیہات میں تو باہر سے آئے ہوئے آدمی اپنے ساتھ طاعون لائے تھے۔ امر گڈھ میں طاعون کا قدم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آلودہ دیہات کے پارچات کے ساتھ آیا۔ بہادرپور اور
جین پور میں بھی کپڑے ہی بیماری لائے ۔

سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ع میں منجملہ اُن دیہات کے جن کا حال بخوبی تحقیق
ہوا موضع صاجبہ ہیں۔ بیماری جو گرمی سے دب گئی تھی، پھر
سرسبز ہوگئی تھی۔ ۲۹ دیہات میں چھوت کے ذریعہ آلودہ
مقامات کے آدمیوں کے ساتھ آئی اور باقی ۱۲ دیہات میں
پارچات پوشیدنی کے ساتھ بیماری آئی ۔

سنہ ۱۹۰۱ع میں کامل تحقیقات اس بارہ میں نہیں ہوسکی
کیونکہ اور بہت سے ضروری کام تھے لیکن جہاں تک معلوم کیا
گیا مفصلہ ذیل نتیجہ اخذ ہوا ہوشیارپور میں ۱۵ دیہات کا
حال تحقیق ہوا ان میں تمام میں بذریعہ چھوت بیماری آئی۔
گورداسپور اور سیالکوٹ میں علی الترتیب ۱۱ و ۱۹ دیہات
کا حال تحقیق ہوا ان میں بجز دو دیہات کے جن میں پارچات
پوشیدنی ذریعہ بیماری ہوئے باقی تمام دیہات میں چھوت
کے ذریعے بیماری گئی

وہ طریقہ جس طریقہ پر آلودہ قبہ میں لوگوں کو یہ وبائی مرض ہوجاتا ہے

(۳۲) جب کسی جگہ میں یہ وبا آجاتی ہے تو لوگوں کو اس طرح پر
ہوتی ہے کہ انکا بدن زمین کے ساتھ لگتا ہے اور زمین میں
وبا کا اثر انسانوں کے ذریعے جو اس مرض کے مریض ہوتے
ہیں یا چوہوں کے ذریعہ پیدا ہوگیا ہوتا ہے۔ پس بدن کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمین کے ساتھ لگنے سے بیماری جسم میں سرایت کرتی ہے زیادہ تاثیر زمین سے یہ مرض ہوتا ہے۔ مریض کے ساتھ چھو جانے یا مریض کے لباس پوشیدنی کو استعمال کرنے سے یا چوہوں سے کم ہوتا ہے۔ کمیشن طاعون نے مفصلہ ذیل بواعث اپنی رپورٹ میں لکھے ہیں:-

(الف) ایسے مریضوں کے ساتھ جسم کا ملانا جو اس مرض میں آگے سے گرفتار ہوں اور وہ بھی جن کو گلٹی نکلی ہوئی ہو اور آخری حالت میں ہوں یا جن کو نمونیا کی صورت میں یہ مرض ظاہر ہوا ہو یعنی طاعون کا اثر شُش پر پڑا ہو۔

(ب) ایسے چوہوں کو ہاتھ لگانے سے جو طاعون میں گرفتار ہوں۔

(ج) مریض طاعون کے پوشیدنی پارچات کو استعمال کرنے سے یا ہاتھ لگانے سے۔

(د) ایسے مکان میں سکونت پذیر ہونے سے جہاں طاعون زدہ چوہے ہوں یا جہاں پہلے اہل مکان گرفتار طاعون ہو چکے ہوں یا جہاں کسی کو طاعون ہو جاوے کمیشن نے خوب تحقیق کے بعد یہ قرار دیا ہے کہ طاعون زدہ چوہے کی نسبت طاعون زدہ انسان چھوت کے لحاظ سے زیادہ تر خوفناک ہے۔

انسداد طاعون کے متعلق انتظام پر محققین کی رائے

(۴) کیفیت متذکرہ بالا سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جب کسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گاؤں میں یہ مرض آجاوے تو اس کو روکنے کے لئے بہتر یہی طریقہ ہے کہ طاعون زدہ مقام کے باشندوں کو ماسون مقامات کے باشندوں سے بلا روک وٹوک ملنے نہ دیا جاوے۔ طاعون زدہ مقام سے دوسرے شہر میں جانا اور جانے سے پہلے آلایش وباکو جسم اور پارچات سے دور نہ کرنا پرلے درجے کی نادانی ہے اور یہہ ہی ایک بڑا بھاری باعث ہے جسکے ذریعے یہ بیماری عالمگیر بن جاتی ہے۔ مکانوں کو صاف کرنا۔ گھروں سے باہر جھونپڑیوں یا خیموں میں سکونت اختیار کرنا۔ ٹیکا کرانا مقامی علاج دفعیہ طاعون کے ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر بہت ہی اچھے ہیں لیکن سب سے بہتر اور انسب ذریعہ جس کے رو سے اس بیماری کا بڑھاؤ گھٹ سکتا ہے وہ یہ ہے کہ طاعون زدہ اشخاص کو تندرست لوگوں سے دور رکھا جاوے اور طاعون زدہ علاقے کے باشندے تا وقتیکہ ان سے وبا کی سمیت دور نہ ہو جاوے تندرست علاقوں میں بلا مزاحمت نہ آنے پاویں ⁂

مکانوں کو خالی کر دینا۔ اسمیں کیا فائدہ ہے۔ اور یہ کسوقت ہونا چاہیئے

(۵) ہم اپنی پہلی کتابوں میں بھی جو اس مضمون پر ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں بشرح و بسط کے ساتھ لکھ چکے ہیں کہ مقامی علاجوں میں دوران وبا میں مکانوں کو چھوڑ دینا اور آبادی سے باہر جھونپڑیوں یا خیموں میں سکونت پذیر ہونا نہایت ہی مفید ہے۔ مفید کیا بلکہ ضروری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ جن دیہات کے لوگوں نے وبا کے آنے پر حکام کی نصیحت کو پسند کیا اور مکانوں کو چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ وہ بہ نسبت اُن لوگوں کے جنھوں نے وبا کو چھپایا اور ہٹ دھرمی کر کے مکانوں میں پڑے رہے بہت فائدے میں رہے اول الذکر قسم کے لوگوں میں فوتیدگیاں بہت کم اور آخر الذکر قسم کے لوگوں میں بہت زیادہ ہوئیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ہر بات کے لئے وقت ہوتا ہے۔ جس وقت وبا کا آغاز ہو اور یہ بلائے بد ابتدائی حالت میں ہو اُس وقت گھروں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ بعض لوگ انتظار کرتے ہیں اور اُس وقت گھروں کو چھوڑتے ہیں جب کہ یہ بلائے بد عالم شباب اختیار کر لیتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کپڑوں بلکہ اپنے جسم میں اپنے اسباب میں وبا کا اثر اپنے خیموں اور جھونپڑیوں میں لے جاتے ہیں اور پھر خیموں اور جھونپڑیوں میں بھی طاعون کی وارداتیں ہونے لگ جاتی ہیں۔ پس مطلب ہمارا یہ ہے کہ آغاز وبا میں ہی مکانوں کو خالی کر دینا چاہیئے ؂

ڈس انفکشن یعنی چھوت کی آلایش دور کرنیکی ضرورت

(۶) ڈس انفکشن بھی دفعیہ وبا ہے۔ اور اُن رپورٹوں سے جو گورنمنٹ میں وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ یہ بھی بہت ضروری بات ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ جاڑے میں وبا کا زور رہتا ہے اور جب موسم گرما آتا ہے تو بالکل بیماری رفع ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے جس سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اب بیماری پھر نہیں ہوگی دور ہوگئی ہے لیکن پھر جاڑے اور برسات کے آتے ہی خشک شدہ شاخ ہری ہوکر دوبارہ بازار کشت خون گرم کردیتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ بیماری کے اجزا نیم بسمل ہوجاتے ہیں بالکل معدوم نہیں ہوتے اور ذراسی تحریک سے پھر اُن میں جان پڑجاتی ہے۔ ان اجزاے وبا کو بالکل بیجان کرنے کے لئے ڈس انفکشن ضروری ہے۔ رپورٹ کمیشن سے واضح ہوا ہے کہ بعض دیہات ایسے بھی تھے جن میں وبا دوبارہ اس وجہ سے چمکی کہ بعض پارچات ڈس انفکٹ ہونے سے رہ گئے تھے اور بعض میں بعض بعض مکان اچھی طرح ڈس انفکٹ نہیں ہوئے تھے لیکن جہاں کہیں کافی طور پر عمل ڈس انفکشن کام میں لایا گیا تھا وہاں دوبارہ طاعون کا قدم نہیں آیا۔ اب ڈس انفکشن کا کام کارآزمودہ اور تربیت یافتہ لوگوں کے سپرد کردیا گیا ہے اور وہ پرکلورائڈ آف مرکری۔ رسکپور اور فنایل اور سیلم کے رنگ کے ذریعے بطرز مناسب مکانات وغیرہ ڈس انفکٹ کرتے ہیں۔ کپتان ولکنسن لکھتے ہیں کہ جہاں کہیں مکانات کو یالباس کو ٹھیک اور مقرر کردہ طریقے پر ڈس انفکٹ کیا ہے وہاں پھر طاعون کا قدم نہیں آیا ۔

ٹیکۂ طاعونی کے متعلق اعداد و شمار

(۷) ٹیکہ طاعونی کے متعلق ہم علیحدہ ایک رسالہ لکھ چکے ہیں لیکن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ہم اس موقع پر مختصر طرز پر اس کو چھوڑ جاویں تو یہ کتاب نامکمل رہیگی۔ ٹیکا طاعونی پہلے سال میں ہی پنجاب میں استعمال میں لایا گیا مگر پہلے دو سالوں میں کم لوگوں نے ٹیکا کرایا ۔

مفصلہ ذیل نقشے سے حالت ظاہر ہوگی :۔

سنہ ۹۷-۱۸۹۶ء میں . . . ۳۹۱۸ آدمیوں نے ٹیکا کرایا

سنہ ۹۸-۱۸۹۷ء میں . . . ۹۱۸۴ "

سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء میں . . . ۲۹۳۶۲۸ "

لیکن اس آخری تعداد میں سے ۳۰۸۲۹ آدمیوں نے اُس وقت ٹیکا لگوایا جب بیماری کا دور جاری تھا۔ باقی نے دور ختم ہونے کے بعد ٹیکا کرایا ۔

پنجاب میں ٹیکا طاعونی کا فائدہ

(۸) ڈاکٹر ولکنسن لکھتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ انفکشن کے کام پر جو قلی مقرر تھے۔ ان قلیوں میں ۱۱۲۷ قلیوں نے ٹیکا لگوایا تھا اور ۵۵۷ قلیوں نے ٹیکا نہیں لگوایا تھا۔ ان ۱۱۲۷ ٹیکا شدہ قلیوں میں ۸ کیس طاعون کے ہوئے جن میں کل ۵ فوتیدگیاں ہوئیں اور ۵۵۷ غیر ٹیکا شدہ قلیوں میں ۶ کیس طاعون کے ہوئے اور ان چھ میں چار فوتیدگیاں ہوئیں۔ اس متذکرہ بالا کیفیت سے تناسب مفصلہ ذیل ثابت ہوتی ہے :۔

ٹیکا شدہ نو سو چھتر میں ایک شخص کو طاعون ہوا ۔

غیر ٹیکا شدہ ۔ ۹۶ میں ایک شخص کو طاعون ہوا ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

احباب دانش دیکھ سکتے ہیں کہ زمین آسمان کی تفاوت ہے ؂

واضح ہو کہ جس طرح مکانوں کو چھوڑنے اور خیموں اور جھونپڑیوں میں جانے کا وقت ہے۔ اسی طرح ٹیکا کرانے کا بھی وقت ہے۔ ٹیکا اس وقت بہت فائدہ کرتا ہے۔ جب آغاز وبا سے پہلے پہل لگایا جاوے۔ دوران وبا میں یہ اس قدر فائدہ نہیں کرتا۔ گو مفید اُس وقت بھی ہے اس بات پر تو یقین کر لیجئے کہ ٹیکا طاعون بہت مفید ہے اور عموماً طاعون کے مرض میں گرفتار نہیں ہونے دیتا۔ اس سے خون کے سفید اجزا طاعون کے زہر سے مقابلہ کرنے کے عادی ہو کر اس پر غالب آجاتے ہیں لیکن اگر ٹیکا کرانے کے بعد یہ مرض ہو بھی جاوے تو اس قدر نرم اور خفیف ہوتا ہے کہ بعض اوقات تو معمولی بخار متصور ہوتا ہے اور شک پڑ جاتا ہے کہ آیا یہ طاعون بھی ہے کہ نہیں ؂

کپتان ولکنس لکھتے ہیں کہ تحصیل نوشہرہ میں جب ٹیکا لگانے کے بعد دوبارہ وبا آئی تو کیفیت اُسکی یہ تھی:۔

سال	واردتیں	فوتیدگیاں	فیصدی صورت ہلاکت
سنہ ۱۸۹۷-۹۸ء	۲۵۷۳	۱۶۳۹	۶۱٫۷۱
سنہ ۱۹۰۰-۱۹۰۱ء	۲۰۱۱	۸۸۸	۳۹٫۳۹

متذکرۂ بالا مختصر کیفیت سے موٹی سے موٹی سمجھ کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ٹیکا طاعون کو روکنے کے لئے ایک نسخۂ کیمیا ہے ؂

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موجودہ صورت میں کس اصول پر گورنمنٹ کی امداد لوگوں کو ہونی چاہیئے اور لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے

(۹) گورنمنٹ آف انڈیا کے احکام نافذ العمل ہونے سے پہلے ہی یہ خیال تھا کہ جبر سے انتظام انسداد طاعون ہمیشہ عمل میں نہیں آسکتا - اب وہ قواعد جن کے رو سے لوگوں کو جبراً طاعون زدہ مقام سے باہر لے جا سکتے تھے یا جن کے رو سے پہرے مقرر کئے جا سکتے تھے منسوخ ہو گئے ہیں - اب گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ کسی قسم کا جبر نہ کیا جاوے - اب اس مرض کو نیست و نابود کرنے کے لئے لوگوں کی اپنی کوشش درکار ہے - جہاں کہیں لوگوں نے غفلت اور بے پروائی کی ہے وہاں یہ وبا خاصی ڈائن بن گئی ہے - لوگوں کو چاہیئے کہ ہرگز ہرگز اس نامعقول مرض کو نہ چھپائیں - ٹھیک واقعات کو چھپانے میں اُن کو کسی طرح کا فائدہ نہیں ہوگا - پس لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ان باتوں کا خیال رکھیں اور جس قسم کی امداد وہ گورنمنٹ سے چاہیں - گورنمنٹ ہر وقت فیاضی کے ساتھ آمادہ ہے *

اوّل امر یہ ہے کہ اب پولیس وغیرہ کا پہرہ قایم نہیں کر سکتی اب ان کو چاہیئے کہ اپنا انتظام خود کریں - طاعون زدہ علاقے کے آدمیوں کو مامون اور محفوظ مقامات میں اُس وقت نہ آنے دیں جب تک اُن کے جسم اور لباس سے وبا کا زہریلا اثر دُور نہ ہو گیا ہو - وہ اپنے درمیان سے اشخاص منتخب کر کے اس قسم کے پہرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قایم کریں ٭

دوم - یہ کہ اب گورنمنٹ کے اہلکار زبردستی نہیں کر سکتے کہ ہمکو مجبور کریں تاکہ ہم دوران وبا ہیں گھروں کو چھوڑ کر میدانوں میں جھونپڑیوں یا خیموں کے اندر جا رہیں - اپنے بچاؤ کے لئے - کنبہ کو درطہ ہلاکت سے نکالنے کے لئے اب ہمیں چاہیئے کہ خود ہی جبکہ بیماری کا آغاز ہو گھروں کو خالی کر کے خیموں یا جھونپڑیوں میں امن ہونے تک جا رہیں ٭

سوم - مقررہ طریقے پر افسران سرکار کے ذریعے اپنے مکانات اور اسباب کو ڈس انفکٹ کرائیں اور آلائش وبا کو دور کر دیں - بہتر تو یہ ہے - ہم خود - بشرائط مندرجہ بالا اچھی طرح تمام اسباب خانگی کو زہر سے صاف کریں ٭

چہارم - ٹیکا لگوائیں - ٹیکا کر لینے سے ہمارے جسم میں جو خون ہے وہ طاعون پروف ہو جاتا ہے اور پھر اس پر وبا کا زہر اثر نہیں کر سکتا - اس کی مثال اس طرح کی ہے - آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا - بعض افیونی - روزانہ دو دو ماشہ افیون کھا جاتے ہیں - اور کوئی نقصان ان کو نہیں ہوتا حالانکہ اس قدر افیون اَور نہ کھانے والے شخص کو دی جائے تو وہ مر جاتا ہے - یہی بات ہے - ٹیکہ طاعون ہیں - جن اشخاص کے خون میں مصنوعی طاعون پیدا کر کے خون کو اس کے ذریعہ سے خبردار کیا جاتا ہے اور ان اجرام کو جو فطرت نے بیرونی حملہ آور دشمنوں کے برباد کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا ہے - واقف کر دیا جاتا ہے - تاکہ جب وباء طاعون آئے تو وہ اجرام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خونی سمّیت کو نکال دیں ؛

فصل - ۳

ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء سے آگے کی تاریخ

عادل گورنمنٹ کو اپنی غریب رعیت کا اس قدر خیال ہے کہ لاکھوں روپے خرچ کرکے اس نے طاعون کا ایک خاص محکمہ قایم کر دیا ہے - اس محکمہ میں خاص قابلیت اور لیاقت کے طبیب موجود ہیں - ان میں سے بعض اہل الرّائے کا خیال ہے کہ سنہ ۰۲-۱۹۰۱ کا دور خصوصاً خوفناک ہوگا - ہماری دعا ہے کہ یہ پیشگوئی خدا پوری نہ کرے اور اب اس بلا کو ہندوستان سے دُور کرے ؛

طاعون اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء

(۱) شروع اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء میں وبا کا نوشہرہ اور پھلور میں زور تھا - یہ ہی جالندھر کا حال تھا - اور ہوشیارپور کی تحصیل گڈھ شنکر گورداسپور کی تحصیل شکرگڈھ اور سیالکوٹ کی تحصیل سیالکوٹ میں یہ ہی حالت تھی - اس ماہ میں موت کا بازار ہر گاؤں میں خصوصیت کے ساتھ گرم تھا ؛

سیالکوٹ میں کے ایک گاؤں میں ۳۶ فیصدی باشندے مر گئے ایک اور گاؤں میں اٹھارہ فیصدی طاعون کا شکار ہوئے اور [illegible]

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فیصدی تو کئی دیہات میں ہلاک ہوئے ÷
جالندھر میں شرح موت ۱۴ فیصدی تھی اور اکثر دیہات میں ۱۳ فیصدی - ہوشیارپور میں یہ مرض بصورت نمونیا نمودار ہوتا رہا اور بہت سے لوگ ضائع ہوئے ÷

پٹیالہ میں بلوہ

پٹیالہ میں لوگوں نے انتظام طاعون میں رخنہ اندازی کی اور بلوہ کیا لیکن یہ آگ جلدی فرو ہوگئی اور کئی مجرم سزائے اعمال کو پہنچے - ۱۹ ر اکتوبر کو وبائے طاعون کپورتھلہ کی ریاست میں بھی منحوس شکل لے کر آگئی اور مئی سنہ ۱۹۰۲ء تک اس کا دور رہا - اس عرصہ میں بہت سے کیس ہوئے ÷
۲۲ ر اکتوبر کو وبا تحصیل سمرالہ واقع ضلع لدھیانہ میں نمودار ہوئی - یہ چھوت یہاں لبسی واقعہ ریاست پٹیالہ سے آئی تھی - لدھیانہ میں وبا کا زور نہایت خوفناک تھا - ایک گاؤں میں چالیس فیصدی باشندے ننگ وبا کا طعمہ ہوگئے - اور اکتالیس دیہات میں بیس فیصدی باشندے ہلاک ہوئے - اس ضلع میں ۸۴۰ دیہات اور پانچ قصبے ہیں تمام قصبوں میں یہ مرض تھا اور ۶۸۴ دیہات آلودہ ایک وقت پر تھے ÷

طاعون نومبر سنہ ۱۹۰۱ء

(۲) ماہ نومبر میں کیس طاعون کے اور بھی بڑھ گئے اور ہر روز نئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیس ہونے لگے۔ کئی نئی تحصیلوں میں جہاں آگے یہ وبا نہ تھی وہاں بھی جا پہنچی۔ جگراؤں اور جالندھر خاص میں بھی یہ مرض آموجود ہوا پسرور اور سیالکوٹ میں دوبارہ چمکا۔ شرق پور اور چونیاں میں بھی اس نے سر اُٹھایا مگر خیریت ہی رہی۔ تحصیل لاہور اور قصور میں نقصان زیادہ ہوا۔ اس ضلع میں جس گاوں میں یہ زیادہ خوفناک صورت میں نمودار ہوئی وہاں گیارہ فیصدی باشندے مر گئے ؛

وسط نومبر میں ریاست نابھہ میں طاعون کا اعلان کیا گیا۔ اور وسط جون ۱۹۰۲ء تک اس کا زور ریاست مذکور میں رہا

طاعون دسمبر ۱۹۰۱ء

(۳۳) ماہ دسمبر میں سیالکوٹ اور رعیہ کی تحصیلوں میں طاعون کا بہت زور ہوا۔ تحصیل لدھیانہ میں جالندھر سے مریض اپنے ساتھ وبا لے گئے۔ لاہور کے ضلع سے مریض خاص تحصیل لاہور میں وبا لے گئے۔ انبالہ میں خراب عنوان نمودار ہونے لگے۔ روپڑ کی تحصیل میں ۵ دسمبر تک جدید وارداتیں طاعون کی ہوتی رہیں انبالہ میں ایک درزی یہ بیماری جالندھر کی چھاونی سے لایا اس ماہ میں اکثر اضلاع کے دیہات میں ۱۵ فیصدی سے ۲۰ فیصدی تک باشندے ضائع ہو گئے اور بعض بعض مقامات میں ۲۵ فیصدی سے ۳۳ فیصدی باشندے اس وبا کے ہاتھوں شہر خموشاں میں چلے گئے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طاعون جنوری سنہ ۱۹۰۲ء اور شہر لاہور

(۴۴) جنوری سنہ ۱۹۰۲ء میں دسوہا - رعیہ اور انبالہ میں کسی قدر کمی ہوئی لیکن ضلع لودھیانہ میں بہت زور ہو گیا - ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء کو خاص شہر لاہور میں طاعون کا اعلان ہوا - شہر لاہور میں ایک بڑھیا اپنے ساتھ طاعون لائی جو سیالکوٹ سے آئی تھی - کہتے ہیں کہ وہ آٹا جوار کا سیالکوٹ سے اپنے ساتھ لائی تھی اور اس آرد میں وبا کا اثر تھا - لیکن ہمارا یہ خیال ہے کہ اُس کے پارچات میں بھی آلائش طاعون تھی - بھاٹی دروازے کے سنٹوں میں پہلے اس بیماری کے کیس ہوئے اور لوہاری اور شاہ عالمی دروازے کے قرب و جوار کو بھی طاعون زدہ قرار دیا گیا - لنڈہ بازار - انارکلی - دھوبی منڈی اور لوچڑ خانہ میں کئی کیس ہوئے - جون کے آخر تک جو رپورٹ موصول ہوئی اُس سے واضح ہوتا ہے کہ شہر اور مزنگ میں ملا کر کل دو سو چھیالیس کیس ہوئے جن میں سے ۱۲۰ فوتیدگیاں ہوئیں ۔

بٹالہ - شروع جنوری میں بٹالہ میں بھی وبا چلی گئی اور فیروز پور میں کئی دیہات میں ۲۷ فیصدی باشندے اس وبا سے ضائع ہو گئے - شاہپور کی تحصیل خوشاب میں سیالکوٹ سے وبائے طاعون گئی - دو مریض وہاں چلے گئے تھے اور وبا اپنے ساتھ لے گئے تھے - مگر چابکدست حکام نے اس وبا کو پھیلنے نہ دیا ۔

مالیر کوٹلہ - اخیر جنوری میں ریاست مالیر کوٹلہ میں طاعون کا قدم چلا گیا اور ابھی تک آلائش وبا سے ریاست پاک نہیں ہوئی ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہاولپور - جنوری کی ۳۱ تاریخ کو بہاولپور کی ریاست سے خبر آئی کہ وہاں بھی طاعون ہے لیکن شکر ہے کہ ماہ مارچ کے بعد وہاں پھر کوئی کیس نہیں ہوا ۔

طاعون فروری ۱۹۰۲ء

(۵) اس ماہ میں لودھیانہ میں تو اس وبا نے قیامت برپا کر دی - وسط فروری میں تحصیل موگہ واقع ضلع فیروزپور میں بھی اس کا زور ہو گیا فروری میں مفصلہ ذیل مقامات میں اس کا زور تھا :-

تحصیل پٹھانکوٹ واقع ضلع گورداسپور

تحصیل چونیاں واقع ضلع لاہور

تحصیل نراین گڈھ واقع ضلع انبالہ

تحصیل وزیرآباد واقع ضلع گجرانوالہ

تحصیل بھیرہ واقع ضلع شاہ پور

تحصیل خانقاہ ڈوگراں واقع ضلع گجرانوالہ میں جموں اور سیالکوٹ سے لوگ وبا لے گئے - اسی ماہ میں طاعون زدہ مقامات سے لوگ وبا چنیوٹ واقع ضلع جھنگ اور امرتسر میں لے گئے - پٹیالہ سے اور انبالہ سے بعض لوگ اپنے ساتھ کرنال میں وبا لے گئے اور اس مقام سے شروع مئی میں خدا نے اسکو دفع کیا ۔

فروری میں دہلی میں گیارہ کیس ہوئے لیکن یہ تمام وہ لوگ تھے جو پٹیالہ - لدھیانہ - انبالہ اور کالکا سے وہاں گئے تھے - خاص مقامی باشندوں میں کوئی کیس نہ ہوا - اخیر فروری میں ریاست جیند میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اعلان ہوگیا کہ وبا وہاں آموجود ہوئی ہے - چنانچہ آخر مئی تک وبا کا قدم وہاں رہا ÷

طاعون مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

(۶) ماہ مارچ میں لدھیانہ میں تو سچ مچ قیامت آگئی - صرف لدھیانہ کی تحصیل میں ۱۴۲۵۱ کیس طاعون کے ہوئے - سمرالہ میں ۳۹۶۶ کیس ہوئے - ظفروال میں اس ماہ میں ۱۲۰۶ کیس ہوئے - گذشتہ ماہ میں یہاں دو ہزار کیس ہوئے تھے - اس ماہ میں نوشہرہ میں ۱۵۶۴ کیس اور پھلور میں ۲۸۷۸ کیس ہوئے تحصیل ہوشیارپور میں ۲۱۰۹ کیس ہوئے - انبالہ کی تحصیلوں کھرڑ اور روپڑ میں علے الترتیب ۶۰۲۲ اور ۴۹۸۹ کیس ہوئے - گولاہور اور فیروزپور میں یہ خوفناک حالت تو نہ تھی لیکن وبا ترقی پر تھی ÷

امرتسر میں وسط ماہ مارچ میں وبا کا زور ہوا اور زیادہ تر زور امرتسر خاص اور ترنتارن میں رہا گو اجنالہ میں بھی زور تھا ÷

طاعون اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

(۷) اس ماہ میں وبا کی کیفیت مفصلہ ذیل تھی :-

جالندھر خاص	۲۶۷۰ کیس
نکودر	۱۴۶۰ کیس
اونہ	۳۹۱ کیس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دسوہا	٢٩٩	کیس
تحصیل گورداسپور . .	١٧٥٩	کیس
جگراؤں	٨٧٣٦	کیس

اس ماہ میں جگادری میں طاعون پہلی مرتبہ آیا

سیالکوٹ	٦٢٥٤	کیس
ڈسکہ	٤٥٨٨	″
پسرور	٢٥٦١	″
قصور	٣٦٠٧	″
شرق پور . . .	٤٥٢	″
موگہ	٢٩٠٧	″
زیرہ	١٤٧١	″

اسی ماہ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پہلی مرتبہ یہ وبا سے بدبخت آئی اور اسی ماہ میں باہر سے لوگ راولپنڈی میں بھی اس کا قدم لے آئے ۔

طاعون مئی سنہ ١٩٠٢ء

(٨) اس ماہ میں وبا کی صورت مفصلہ ذیل تھی :-
اس ماہ میں اس مرض میں کمی شروع ہوئی اور لدھیانہ سیالکوٹ اور انبالہ میں بہت ہی کم ہوگئی لیکن جگادھری میں ٨٧ کیس تک نوبت پہنچ گئی ۔
کیفیت کے لئے ذیل کا نقشہ ملاحظہ ہو :-

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بٹالہ	۵۵۷	کیس
پٹھان کوٹ	۱۷۷	"
تحصیل فیروزپور . . .	۸	"
تحصیل لاہور	۲۸۱۲	"
چونیاں	۷۳۰	"
گجرانوالہ	۹۷۱	"
وزیر آباد . . .	۷۹۳	"
خانقاہ ڈوگراں . .	۲۱۷	"
گجرات	۳۲۳	"
کھاریاں	۶۱	"
کیتھل	۲۷۲	"
تھانیسر	۱۰۸	"
چنیوٹ . . .	۹۳	"
لائل پور . . .	۸۵	"
ٹوبہ ٹیک سنگھ . . .	۳	"

طاعون جون سنہ ۱۹۰۲ء

(۹) جون میں وبا میں اور بھی کمی شروع ہوگئی مگر سیالکوٹ میں اس کا زور رہا چنانچہ تفصیل مفصلہ ذیل ہے :-

سیالکوٹ . . .	۸۹۶	کیس
ڈسکہ	۷۶۶	"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جالندھر	۵۵۸	کیس
نکودر	۱۱۴	"
لاہور	۱۷۷	"
قصور	۱۷۲	"
گورداسپور	۱۱۳	"
شکرگڑھ	۱۰۱	"
ہوشیارپور	۲۳۹	"
جگراؤں	۱۱۸	"
موگہ	۱۱۲	"
امرتسر	۱۲۲	"
گجرانوالہ	۱۰۸	"

طاعون جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

(۱۰) جولائی میں وباے طاعون اور بھی گھٹ گئی - صرف ۵۰۷ وارداتوں کی رپورٹ آئی اور ۲۵ تحصیلیں آلایش سے پاک قرار دی گئیں - مفصل کیفیت دیکھئے :-

ہوشیارپور	۷۷	کیس
گورداسپور	۶۵	"
شکرگڑھ	۵۱	"
جگادری	۴۴	"

باقی مقامات میں دس سے زیادہ کیس کہیں نہ ہوئے ؞

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طاعون اگست ۱۹۰۲ء

(۱۱) اگست کے شروع میں وبا برائے نام رہ گئی اور اگست کے اخیر میں پھر بڑھنے لگی۔ کل پنجاب میں اس ماہ میں ۴۸۰ کیس ہوئے اور ان میں ۲۵۳ فوتیدگیاں تھیں ؂

پھلور۔ نکودر۔ بٹالہ۔ انبالہ۔ فیروزپور۔ وزیرآباد میں کوئی کیس نہ ہوا ؂

اس ماہ میں قابل ذکر یہ بات ہے کہ کسولی میں یہ وبا چلی گئی اور وہاں ۴۶ کیس ہو گئے۔ اور چھاونی سیالکوٹ میں ۲۲ کیس ہوئے

۲۰ اگست کو ایک کیس شملہ میں معلوم کیا گیا اور فوراً انتظام کیا گیا۔ باقی کیفیت یہ تھی :۔

ہوشیارپور . . .	۸۲	کیس
جگادری	۴۰	"
پٹھان کوٹ	۲۱	"

اونہ۔ دسوہا۔ لدھیانہ۔ سمرالہ اور گجرات میں پھر وبا نمودار ہوئی

طاعون ستمبر ۱۹۰۲ء

(۱۲) ستمبر میں اونہ۔ شکرگڈھ۔ گجرانوالہ اور ضلع لاہور میں کوئی کیس نہ ہوا۔ پھلور۔ نوشہرہ۔ سیالکوٹ۔ سرای گڈھ۔ فیروزپور۔ اور وزیرآباد اور چنیوٹ سے خبر آئی ہے کہ وہاں وبا ہے زیادہ شکایت جالندھر میں تھی مگر وبا سخت صورت میں وہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی نہ تھی - باقی کیفیت یہ تھی :-

تحصیل ہوشیارپور	۱۱۳	کیس
تحصیل پٹھانکوٹ	۸۲	"
تحصیل گورداسپور	۳۷	"
" گجرات	۴۹	"
شہر امرتسر	۳۴	"

شملہ میں کوئی کیس نہیں ہوا لیکن سپاٹو میں ۳۴ اور کسولی میں ۷ اکیس ہوئے۔ کل پنجاب میں ۸۱۱ کیس ہوئے جن میں ۵۹۴ ہلاک ہوئے ٭

کہاں تک ان رپورٹوں پر اعتبار ہو سکتا ہے

(۱۳) ہم نے جو نقشہ جات اور اعداد اور شمار اس تاریخ طاعون پنجاب میں درج کئے ہیں یہ وہ ہیں جو ہمیں سرکاری رپورٹوں اور کاغذات سے بڑی تلاش اور کوشش سے بہم پہنچے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ان کو تقریباً درست سمجھنا چاہئے۔ بالکل درست ہم انکو نہیں کہ سکتے وجہ اس کی یہ ہے کہ لوگ اصلیت کے سمجھنے میں بڑی دیر لگاتے ہیں۔ کئی اضلاع میں علانیہ مخالفت انتظام انسداد طاعون کی گئی ہے۔ کئی اضلاع میں لوگوں نے دانستہ بیماری کو چھپایا ہے حضور مسٹر انگلس صاحب بہادر ہمارے شہر لاہور کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر ہیں اور ہر طرح اپنی رعیت کے آرام کے لئے کوشش کرنے کو مستعد ہیں وہ کہتے ہیں کہ شہر لاہور میں بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھوبی منڈی اور بوچڑ خانہ سے ٹھیک ٹھیک رپورٹ دستیاب نہیں ہو سکی - دھوبی ضرور طاعون کے کیس چھپاتے ہیں لیکن ساتھ ہی یاد رہے کہ حد سے زیادہ کیس نہیں چھپائے گئے۔ گو چھپائے گئے ضرور ہیں - لودھیانہ کے ڈپٹی کمشنر اپنی رپورٹ میں رقم طراز ہیں۔

ماہ مارچ میں وہ ہنگامہ برپا تھا کہ دس یوم کی رپورٹوں پر اعتبار نہیں ہے۔ بہت سے دیہات میں یہ حال تھا کہ نمبردار مر گئے تھے چوکیدار مر گئے تھے اور کوئی خبر دینے والا نہ تھا - پس جو اعداد ان ایام کے ہیں وہ ناقص ہیں ؛

مطلب ہمارا یہ ہے کہ جو حالت موت اس وبا کی بدولت رپورٹوں سے ظاہر ہوتی ہے - اس سے کہیں بڑھکر موتیں اس وبا کی بدولت وقوع میں آئیں ہیں - یہ وبا ایک قہر آسمانی ہے اسکو چھپانا موت کو بلانا ہے - ابتدا میں ہی چشمہ کو بند کر دینا چاہئے تاکہ سیلاب عظیم آکر طوفان نوح آبرو پر پانی نہ پھیر دے - لوگو اگر اس طوفانِ برباد کن سے خود بچنا ہے اور عیال و اطفال کو محفوظ رکھنا ہے - تو تدابیر مندرجہ بالا پر خود بخود بلا تحریک حکام عمل کرو - ورنہ ایک تو مرض سخت دوسرا تمہاری حماقت وجہالت ملگئی تو بجز اسکے کہ میدان میں تمہارے گھر بن جائیں اور کیا ہوگا -

وبا کی وضع سنہ ۱۹۰۲ء میں اور اسپر موسموں کے تغیر و تبدل کا اثر

(۱۴۲) معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سالوں میں وبا گلٹھی یعنی بیوبو کے ساتھ نمودار ہوئی تھی لیکن بعد ازاں اس نے نمونیا کی صورت بھی اختیار کرلی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھی - اس سنہ ۰۲-۱۹۰۱ع میں گذشتہ سالوں کے مقابلہ میں یہ فرق دیکھا گیا ہے کہ گو سردی میں اور سالوں کی طرح گرمی میں بھی بیماری گھٹ گئی لیکن بالکل نابود نہیں ہوئی - اور سالوں میں موسم گرما میں یہ بیماری بالکل نابود ہوجاتی تھی لیکن اس سال موسم گرما میں بھی برابر رہی - یہ وبا ایک سال لہروں کی صورت میں نمودار ہوئی ہے - ایک لہر دو تین ماہ تک رہی ہے اور جب وہ لہر گذر گئی ہے تو اسکی جگہ دوسری لہر نہایت زور وشور کے ساتھ آئی ہے - آگے بیچ میں وقفہ ہوجایا کرتا تھا اب وہ وقفہ بھی نہیں ہوتا - پس ہمارے اہل وطن بیدار ہوجاویں اور دیکھیں کہ اگر وہ گورنمنٹ کی نیک صلاحوں کو جلد اختیار نہ کرینگے تو نتیجہ عبرت خیز اور دردناک ہوگا *

سنہ ۰۲-۱۹۰۱ع میں وبائے طاعون کا تجارت اور لوگونکی معاشرت پر اثر

(۱۵) مقام شکر ہے کہ گو وبا نے تہلکہ مچایا ہوا ہے لیکن تجارت کو اس سے چنداں نقصان نہیں پہنچا لیکن ہمیں اس سے بیفکر نہیں ہوجانا چاہئے کیونکہ آگے بھی بہت خطرہ ہے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

تجارت کے اسکے اثر سے محفوظ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے مقامات میں یہ ایسے وقت پر نمودار ہوئی جب وبا کا موسم گذر چکا تھا - مگر پھر بھی اس کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوا - اندازہ میں یقین ہے کہ ۱۶ فیصدی تخفیف مطالبۂ انکم ٹیکس میں کی جاویگی - بعض بعض مقامات میں مزدوروں کا ملنا دشوار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوگیا تھا اور بعض جگہوں میں مدرسے بند کردینے پڑے تھے۔ سیالکوٹ میں لوگوں نے وبا کے باعث تنگدستی سے مجبور ہوکر ساہوکاروں کی بہتات اور جائداد سرقہ کرنی شروع کردی تھی +

سنہ ۱۹۰۱-۰۲ء میں لوگوں کی روش طاعون اور انتظام طاعون کی نسبت

(۱۹) جہاں جہاں یہ بیماری ہنگامہ حشر برپا کر چکی ہے وہاں وہاں اب لوگ یہ نہیں کہتے کہ یہ بیماری سرکار اور سرکار کے اہلکار پھیلاتے ہیں لیکن بعض نئے مقامات میں جہاں پہلی مرتبہ اس کا قدم آیا ہے۔ ابھی تک ایک قسم کی بدگمانی موجود ہے۔ جو بوجہ جہالت و نہ ہونے دوراندیشی کے ہے مولف پنجاب پلیگ مینول لکھتے ہیں کہ جہاں اس وبا نے تہلکہ مچایا ہے۔ وہاں کے لوگ اس کو قہر خدا سمجھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ خدا ہی رحم کرکے اس کو دور کرے تو کرے ورنہ انسانی کوششیں بیکار اور رائگاں ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اہل اسلام نے سخت مخالفت انتظام طاعون سے کی ہے اور ملاں لوگ قرآن مجید سے آیات پڑھ کر لوگوں کو سمجھاتے ہیں ٹیکا نہ کراؤ اور اپنے مکانوں کو مت چھوڑو۔ ہم کہتے ہیں۔ ایسا اگر خیال ہے۔ تو مولویوں کا نہیں بلکہ جاہلوں کا کہنا چاہئے ورنہ مستند علما ہرگز یہ نہیں کہتے بلکہ وہ ہر طرح حکام وقت کی امداد کرتے ہیں۔ وہ قرآن کی آیات احادیث سے علاج بالدواء و تدبیر مسنون سمجھتے ہیں۔ جو ہر طرح قرین عقل اور حکام وقت کے انتظام کے مناسب ہے +

راقم مسلمان ہے اور تیس سال سے طبابت کرتا ہے۔ راقم نے جسقدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رسالے طاعون کے متعلق شائع کئے ہیں وہ ہندوستان میں شاید ہی
کسی نے کئے ہونگے۔ اِن رسالوں میں لوگوں کو ہر طرح خواب غفلت
سے جگایا گیا ہے اور ان کو قایل کردیا گیا ہے کہ سرکار نے جو انتظام
تجویز کیا ہے وہ نہایت ہی مناسب اور فائدہ بخش ہے۔ شکر ہے
کہ ہماری کوشش ضائع نہیں گئی۔ ہزاروں لوگ ہماری کتابیں ان
مضامین پر منگاتے ہیں اور خیالات خام کو چھوڑتے جاتے ہیں ٭

مؤلف پلیگ مینول لکھتے ہیں کہ ہندوؤں کو چنداں اعتراض
مذہبی طور پر نہیں ہے لیکن ان کو جادو۔ ٹونے۔ اور جنتر منتر پر بہت
اعتبار ہے ٭

ہماری یہ رائے ہے کہ اب لوگوں میں وہ ہٹ دھرمی نہیں رہی
اور دن بدن وہ سمجھتے جاتے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فصل

وبا کو روکنے کیلئے ۳-۱۹۰۲ء میں ہمکو کیا کرنا چاہئیے

گورنمنٹ کا شکریہ

۱- ہم نہیں جانتے کہ کس الفاظ میں گورنمنٹ عالی وقار کا شکریہ ادا کریں۔ گورنمنٹ پنجاب کے اعلان نمبری ۰۶۸-۱-ال-پی مورخہ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء نے ہمارے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ اگر اب بھی ہم ایسی عالی وقار گورنمنٹ کی دریا دلی اور تحمل کو محسوس نہ کریں تو ہمارے جیسا نادان کوئی نہیں ہے۔ اس اعلان کے فقرہ ۲ کے الفاظ مفصلہ ذیل ہیں :-

" تجربے سے گورنمنٹ عالیہ ہند کے خیال میں ثابت ہو گیا ہے کہ جو انتظام متعلق وبا میں پہلا اصول بجز غیر معمولی حالات کے یہ ہونا چاہئیے کہ زبردستی کو بالکل نظر انداز کر دیا جاوے۔ بجائے جابرانہ طور پر انتظام کرنے کے اہلکاران سرکار کو ہدایت کی جاوے کہ وہ عقلاً لوگوں کو قائل کر دیں کہ جو انتظام سرکار نے تجویز کیا ہے وہ نہایت مفید۔ اور جملہ اقسام کے ضرر سے مبرا ہے چنانچہ اہلکاروں کو چاہیئے کہ تشدد اور جبر سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگوں کو مجبور نہ کریں بلکہ سمجھا کر اور قائل کر کے راہ راست پر لائیں تاکہ وہ اپنی رضا و رغبت سے اس انتظام کو اختیار کریں اور اس انتظام کے فوائد کو سمجھ جائیں۔"

وبا سے اگر کسی کو نقصان پہنچتا ہے تو رعیت کو۔ اگر رعیت انتظام پسند نہ کرتی تو اس میں گورنمنٹ کا کیا بگڑتا تھا۔ مگر گورنمنٹ باوصف اس کے کہ ہماری کوتاہ اندیشی سے اس کو تکلیف ہوتی اپنی فیاضی اور ہمدردی کو نہیں چھوڑا اور آسان سے آسان طریقہ ہمیں ممنون کرنے کا اختیار کر لیا۔ اے میرے اہل وطن ایسی فیاض۔ دریا دل اور عادل گورنمنٹ کو اگر رحمت خدا نہ کہا جاوے تو اور کیا کہا جاوے ÷

آیندہ لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے

۱ - ہر ایک فرد بشر کا فرض ہے کہ وہ ایسا کام کرے کہ وبا بیخ و بن سے اکھڑ جائے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ کامیابی کوشش کے بغیر مشکل سے نصیب ہوتی ہے پس ہر ایک شخص کو پہلے یہ دل میں نقش کر لینا چاہیئے کہ ہاتھ بٹانا اُس کا فرض ہے۔ یہ بات دل میں ٹھان کر پہلا امر جو اُس کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے :-

(الف) - وہ کوئی ایسا فعل نہ کرے کہ جس سے بیماری اس کے ہمسایوں اور متعلقین میں پھیل جاوے ÷

(ب) - اور بڑی احتیاط سے ایسے لوگوں۔ مقامات اور اشیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے پرہیز کرے جن سے الائش وبا یا چھوت ایک جگہ سے دوسری جگہ چلی جاوے ہم نے تجربے کے رو سے پہلے ابواب میں لکھدیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ بیماری زیادہ تر ایک جگہ سے دوسری جگہ حضرت انسان کے ذریعہ گئی - آلودہ مقامات سے جب لوگ بے احتیاطی کے ساتھ دوسرے محفوظ مقامات میں گئے تو وہ بیماری ساتھ لے گئے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ بعض اوقات بعض مقامات میں از سرِ نو بیماری وارد ہوئی جس کا باعث یہ تھا کہ بطرزِ مناسب کارروائی ڈس انفکشن نہیں ہوئی اور اجزاے مرض جو کچھ عرصہ کے لئے دب گئے تھے تغیرِ موسم کی بدولت پھر سر سبز ہو گئے۔ لیکن ایسی صورتیں بہت کم ظہور میں آئی ہیں۔ اور ان سے بھی کم ایسی صورتیں ہیں جن میں اشیاے تجارت میں بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ گئی +

کمیشن کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ خیال کہ چوہے بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں کم سے کم شہادت سے ثابت نہیں ہوتا لیکن یہ ثابت ضرور ہو گیا ہے کہ چوہے آلودہ مقامات میں ضرور ایک مکان سے دوسرے مکان میں بیماری پھیلاتے ہیں اور بیمار ہو کر اہل مکان کو بیمار کر سکتے ہیں اس لئے

(ج) ۔ بہت کوشش کرنی چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے چوہوں کو مروایا جاوے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعض مقامات میں دیکھا گیا ہے کہ گلہریوں۔ کتوں۔ بلیوں اور شغالوں میں بھی یہ مرض پھیلا ہے۔ نرائن گڑھ کی تحصیل میں جو ضلع انبالہ میں ہے ماہ جون میں مویشیوں میں بھی یہ مرض دیکھا ہے اور گدھوں میں بھی بیماری پائی گئی ہے۔ لیکن نقصان چوہوں نے زیادہ پہنچایا ہے۔

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں جہاں یہ بیماری پھیلی ہے وہاں پردہ نشین عورتوں۔ بنیوں۔ دوکانداروں دستکاروں اور رذیل پیشہ لوگوں میں زیادہ تر مہلک صورت میں آئی ہے وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ سامان وبا کے نمودار ہونے پر اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور مکانات چھوڑ کر باہر نہیں گئے بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ملک کے رسم ورواج نے بھی بیماری کو بڑھایا ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ رسم ورواج کو جزو مذہب سمجھتے ہیں اور چاہے کتنا ہی نازک موقعہ ہو ان رسوم میں ترمیم یا تبدیلی گناہ سمجھتے ہیں چنانچہ وبا کے ایام میں انہوں نے بیماری۔ موت اور شادی کی رسومات کو نہ بدلا ان میں بعض رسوم ایسی تھیں کہ جن میں مریضوں کا تندرستوں سے ملنا جلنا ضروری تھا اور یہ بھی ایک وجہ بیماری کے بڑھنے کی تھی۔ مؤلف **پلیگ مینول متعلق پنجاب** تحریر فرماتے ہیں کہ اہل اسلام نے ایسے مردوں کے جنازے اٹھانے جو طاعون سے مرے تھے داخل ثواب سمجھا ہے اور ذرا بھی پرہیز طاعون کے شکاروں سے نہیں کیا میں کہتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوں کہ اہل اسلام نے انسانی ہمدردی کا پورا ثبوت دیا۔لودہیانہ میں نفسی نفسی لوگ پکارتے تھے کوئی بیمار کے قریب نہ آتا تھا مریض پانی کو ترستے تھے۔باپ بیٹے سے دور بھاگتا تھا - ایسے موقعوں پر اہل اسلام نے اگر بیکس مردوں کے جنازے اٹھائے توکمال درجہ کی جوانمردی کا ثبوت دیا۔لیکن اس ہماری رائے سے یہ مراد نہیں ہے کہ خواہ مخواہ سہی تندرست مریض سے ملکر اپنی جان خطرے میں ڈالدی جائے ۔ وہ چادر جو مریض طاعون پر پڑی ہو مابعد ازاں اُس کے جنازے پر ڈالی جاوے نہایت خوفناک چیز ہے ۔اس چادر سے بہت ہی پرہیز کرنی چاہیئے۔ دستور ہے کہ ایک ہی چادر جس پر آیات لکھی ہوئی ہوتی ہیں مسجد میں رہتی ہے اور اکثر جنازوں پر اُس کو ڈالا جاتا ہے۔یہ چادر طاعون زدہ میت پر پڑنے سے ضرور مسموم ہوجاتی ہے اس کا آلائش وبا پاک کئے بغیر گھر میں رکھنا نہایت خطرناک ہے ۔

بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جب مریض مرجاتا ہے تو اُس کے پارچات جو اُس نے پہنے ہوئے ہوتے ہیں بمع لحاف توشک وغیرہ خاکروب ۔غسال۔ برہمن یا اچارج کو دیدئے جاتے ہیں یہ بیچارے طمع میں آکر مریض کے پارچات اپنے گھر میں لیجاتے ہیں اور یہ حرکت بھی ایک ذریعہ وبا کے پھیلنے کا بن جاتی ہے اس لئے

(د) ۔ مریض طاعون کے کپڑے اور اُس کے اوڑھنے کی چادر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لحاف و توشک اگر وہ مرجائے تو ضرور جلا دینے چاہئیں۔
(ھ)۔ اگر بفضل خدا مریض طاعون سے اچھا ہو جاوے تو بھی ان آلودہ پارچات کو جلا دیا جاوے تو اچھا ہے اگر عالم مجبوری میں جلانا ناممکن ہے تو ان پارچات کو بطرز انسب ڈس انفکٹ کرنا چاہئے۔
(و)۔ مریض طاعون کے پارچات برہمن۔ سید۔ غسال۔ اور خاکروب کو ہرگز نہ دو۔ وہ گھر میں لیجا کر ضرور استعمال کریگا اور بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ ضرور پھیلیگی۔
(ز)۔ ایام وبا میں میلوں میں نہ جاؤ۔ بلکہ میلہ بند کر دو۔ وبا کے دنوں میں وبازدہ مقام کے لوگ ضرور میلوں کے شوق میں گھروں سے نکل کر میلے میں شریک ہو جاتے ہیں اور اپنے جسم اور پارچات میں وبا کا اثر اپنے ہمراہ لاتے ہیں۔ یہ لوگ تندرستوں سے ملکر ضرور وبا پھیلاتے ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ وبا کے ایام میں میلے بند کر دئے جاویں چنانچہ ایسا حکام نے کیا ہے اور بہت مناسب کیا ہے۔
(ح)۔ وبا کے ایام میں رسوم کو جزو مذہب نہیں سمجھنا چاہئے۔ ایسے موقعہ پر شادی کو ٹھیرا لینا چاہئے اور اگر یہ ناممکن ہو تو کم سے کم دعوت شادی امن ہونے تک ملتوی کر دینی چاہئے۔ اس ملک میں یہ خراب دستور ہے کہ وبا کے ایام میں بھی دعوت شادی اور ماتمی مجلس بھی ضرور منعقد کی جاتی ہے جس میں برادری کے لوگ خواہ مخواہ آتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر نہ آئیں تو بُرے بنتے ہیں۔ اس موقع پر یہ ضرور ہوتا ہے کہ تندرست بھی بیماروں سے ملکر بیمار ہو جاتے ہیں یہ بھی ایک ذریعہ وبا کے پھیلنے کا ہے۔

(ط)۔ ایام وبا میں اگر آپ کے گانوں یا گھر میں کوئی شخص ایسی جگہ سے آوے کہ جہاں وبا ہے تو اُس کو اس وقت تک اپنے گھروں میں نہ آنے دو جس وقت تک کہ وہ اپنے پارچات اور اپنے جسم سے آلایش وبا پاک نہ کرے۔ اگر کوئی شخص ضد کرے اور وبازدہ مقام سے تندرست گانوں میں زبردستی داخل ہونا چاہے تو وہ نمبردار یا کسی گانوں کے سرکردہ کی شکایت پر زیر دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند سزا یاب ہو سکتا ہے۔

(ی) اگر آپ کے محلے یا گلی میں کوئی کیس طاعون کا ہو تو اُس کو ہرگز نہ چھپاؤ۔ فوراً تین گھنٹوں کے اندر اندر سرکار میں اُس کی رپورٹ کر دو۔

ہر ایک مجسٹریٹ۔ میونسپل کمشنر۔ ہر ایک ملازم میونسپل کمیٹی ہر ایک چوکیدار۔ نمبردار۔ قانون گو۔ پٹواری۔ افسر پولیس۔ اسٹیشن ماسٹر۔ افسر ایل۔ جاگیردار۔ ذیلدار۔ انعام دار۔ معافی دار۔ گورنمنٹ پنشنر۔ حکیم۔ طبیب۔ ڈاکٹر۔ جراح کا فرض ہے کہ جب اُس کو خبر ہو کہ اُس کے حلقہ میں یا اُس کے علم میں کوئی کیس وبا کا ہوا ہے تو فوراً تین گھنٹوں کے اندر اندر اس معاملہ کی خبر سرکار میں کر دے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ک)۔ جس گھر میں کوئی طاعون کا کیس ہوجاوے اُس کو فوراً خالی کردو۔ اور جب تک بطرزِ مناسب وہ ڈس انفکٹ نہ ہوجاوے اس میں ہرگز جاکر نہ رہو۔

(ل)۔ حکامِ ریلوے کو چاہیئے کہ حکم نافذ کروے کہ ایسے مسافروں کے ٹکٹ پر جو طاعون زدہ مقام سے آئیں ایک خاص نشان لگادیا جاوے تاکہ جب وہ ریل گاڑی سے اُتریں تو فوراً معلوم ہوجاوے کہ وہ آلودہ مقام سے آئے ہیں اور پھر اُن کو تاوقتیکہ اُن کے جسم اور لباس سے آلائش وبا دور نہ ہو محفوظ علاقہ میں داخل ہونے سے روکا جاوے یا کوئی اور مناسب انتظام مثلاً قرنطینہ وغیرہ کا کیا جاوے۔

سگری گیشن

۳۳۔ مریض طاعون کو فوراً تندرست لوگوں سے علیحدہ کردینا چاہیئے۔ بعض بعض شہروں میں مریضان طاعون کے لئے خیمے یا جھونپڑیاں نصب کی جاتی ہیں اور مریضوں کو اُن میں لے جاتے ہیں۔ مقامی مریضوں کو ان جھونپڑیوں میں اُن کی مرضی سے لیجانا چاہیئے اور جبر نہیں کرنا چاہیئے۔ لازمی سگری گیشن صرف اس موقعہ پر روا ہے جب کہ کوئی اجنبی شہر میں آجاوے کسی مسافر کو یہ بیماری غربت میں ہوجاوے اور اُس کے قرابتی اور خبرگیر موجود نہ ہوں۔ مثلاً اگر ایسا مریض سرائے میں مقیم ہو یا اُس کا گھر بار نہ ہو۔ لیکن اس لازمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سگری گیشن کرنے سے پہلے صاحب مجسٹریٹ ضلع کا حکم حاصل کرلینا چاہئیے۔

ایویکوالیشن یعنے گھروں کا خالی کردینا

۴۔ ایام وبا میں گھروں کو چھوڑ دینا چاہئیے اور وبا زدہ مقام سے کچھ فاصلہ پر جھونپڑیوں یا خیموں میں رہنا چاہئیے۔ ہماری سرکار نے اب قرار دیا ہے کہ یہ کارروائی جبراً نہیں ہونی چاہئیے لیکن ہم کو چاہئیے کہ ہم خود غور کریں۔ یہ بہت اچھا طریقہ وبا سے بچنے کا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ سامان وبا کے نمودار ہونے پر بھی گانوں یا شہر سے باہر چلے جانا مناسب ہے ورنہ ایسے وقت پر جانا کہ وبا کے اجزا پرورش پاکر جسم اور لباس میں سرایت کرلیں کم مفید ہے۔ ایسے وقت میں جانے سے وبا ساتھ جاتی ہے اور اپنا زہریلا اثر خیموں اور جھونپڑیوں میں بھی دکھاتی ہے۔

۵۔ گھروں کو خالی کرنیکے بعد ڈس انفکشن ضروری ہے یہ ضرور عمل میں لاؤ۔

ڈس انفکشن یعنے آلائش وبا کو دور کرنا

واضح ہو کہ گھر خالی کردینا بے سود ہے اگر اس گھر سے آلائش وبا کو پاک صاف نہ کردیا جاوے اس عمل کا مطلب یہ ہے کہ وبا کے اجزا گھر سے معدوم ہوجائیں یہ نہایت ہی ضروری بات ہے:۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(الف)۔ مالک مکان کا یہ فرض ہے کہ افسر صحت کے حکم کی تعمیل کرے اور اپنا اسباب اور گھر بوقت ضرورت فوراً ڈس انفکٹ کرائے
(ب)۔ افسر صحت کے مشورے کو قبول کر لینا چاہیئے اگر وہ کہے کہ گھر سے بیمار کو نکال کر دوسرے گھر میں لیجاؤ اور اس گھر سے صفائی کرائے تو اُس کا کہنا مانو۔
(ج)۔ اگر وہ ڈس انفکشن کے وقت کسی جھونپڑی یا عارضی عمارت یا پارچات کہنہ و بوسیدہ کو مجسٹریٹ ضلع کی رضامندی سے جلانا یا گرا کر جلانا چاہیئے تو اس میں ناراض نہ ہو تمہارے ہی فائدے کی بات ہے۔
(د)۔ افسر صحت اگر کسی مشتبہ مکان کو بھی ڈس انفکٹ کرانا چاہے تو فوراً مان لو اس میں کوئی بیعزتی نہیں ہے بلکہ سراسر تمہارے فائدے کی بات ہے۔
(ہ)۔ سرکار نے یہ حکم دیا ہے کہ ڈس انفکشن میں مکانوں کا فرش نہیں اکھاڑا جاویگا اور مسقف مکان میں سوراخ نہیں کیا جاویگا اناج کے پاک و صاف کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ آفتاب میں رکھ دیا جائے سورج کی کرنیں اجزائے بیماری وغیرہ سے دفع کر دیتی ہیں اس لئے تم بے خطر رہو۔
(ز)۔ صاحب مجسٹریٹ ضلع کو اختیار ہے کہ گدڑیاں یا روئی کے ڈھیر جن کا ڈس انفکٹ ہونا نا ممکن ہے جلوا دے تم اس کارروائی سے بیزار نہ ہو انسان کی جان گدڑیوں سے زیادہ قیمت رکھتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ح) - ہم لوگوں کو جاننا چاہیئے کہ ہر ایک مقام جہاں پر چیتھڑے یا روئی یا گدڑیاں جمع ہیں وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا افسر صحت جس وقت چاہے ملاحظہ کر سکتا ہے اور جو شخص مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے مامور ہو وہ بھی ملاحظہ کر سکتا ہے اس معاملہ سے ہمکو ناراض نہیں ہونا چاہیئے ۔

(ط) - بعض دیہات میں دستور ہے کہ اناج کے بڑے بڑے انبار لگا رکھتے ہیں اور بعض جگہوں میں غلہ کا گودام رکھا جاتا ہے اگر ایسے مقامات میں وبا نمودار ہووے تو لازم ہے کہ ہم لوگ خوشی سے ایسے گدام اور انبار کا معائنہ افسر صحت کو کراویں ۔

(ی) - اگر آپ گدام میں غلہ کے اناج میں مرے ہوئے چوہے پائیں تو سمجھ لیں کہ اس میں وبا کا اثر ہو گیا ہے پس ایسے غلہ کو جب تک اس میں سے آلایش وبا بذریعہ ڈس انفکشن دور نہ کیجاوے ہرگز ہرگز استعمال نہ کریں - اس قسم کے اناج کو باہر نکالکر دھوپ میں سکھانا چاہیئے اور سکھانے کے بعد استعمال کرنا چاہیئے ۔

(ک) - ڈس انفکشن زہر وبا کے لئے تریاق ہے اور ہمیں خود بخود درخواست کرنی چاہیئے کہ حکام ہمارے مکانوں ہمارے گھروں ہمارے اسباب کو ڈس انفکٹ کریں ۔

(ل) - اگر کسی مکان میں وبا کا سامان یا علامتیں نمودار ہوں تو نہ صرف اس مکان کو ڈس انفکٹ کرائیں بلکہ اسکے قرب وجوار کے اور ممکن ہوسکے تو تمام محلہ کے مکانات کو ڈس انفکٹ کرا دینا چاہیئے - نہ صرف مکانات بلکہ ایسا اسباب اور پارچات جن میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سامان وبا کے ہونیکا احتمال ہو ڈس انفکٹ کرانا چاہیئے۔

ٹیکا طاعونی

۶۔ ہمکو ٹیکا لگانا نہایت ضروری ہے اس بارہ میں پنجاب گورنمنٹ کا خط نمبری ۵۶۷ ایس پی مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۲ء ملاحظہ طلب ہے۔

اب ٹیکا پسند عام ہو چلا ہے

جو کمیشن پلیگ کے متعلق بیٹھی تھی اُسکی یہ رائے ہے کہ ٹیکا نہ صرف بیماری کو روکتا ہے بلکہ اگر ٹیکا لگانیکے بعد بیماری ہو جاوے تو اکثر مہلک نہیں ہوتی یعنے ٹیکا شدہ مریض اکثر اچھے ہو جاتے ہیں پنجاب میں تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ رائے بالکل درست ہے۔

ہم خوش ہیں کہ اب ٹیکا پسند عام ہو چلا ہے اور اب اُس کی وہ مخالفت نہیں کی جاتی جو پہلے دیکھنے میں آتی تھی۔ پہلے تو عجیب طوفان بدتمیزی برپا تھا کم عقل لوگ یہ سمجھتے تھے کہ ٹیکا لگوا کر ضعف بصارت لاحق ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ بینائی نہیں رہتی بعض کوڑ مغز یہ کہتے تھے کہ اس سے جسم میں طاعونی کیڑے داخل ہو جاتے ہیں اور انسان کسی کام کے لائق نہیں رہتا۔ بعض جگہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ٹیکا کرانیسے انسان جذامی اور کوڑی ہو جاتا ہے۔ ایک مریض جسکے دماغ میں فتور تھا ہمیں کہنے لگا کہ اس سے پھلبہری ابیض ضرور ہوتا ہے۔ کئی نادان یہ شور مچاتے ہیں کہ طاقت مردی زائل ہو جاتی ہے یہ تمام باتیں بالکل غلط اور لایعنی ہیں اور ہم خوش ہیں کہ اب لوگ خود بخود خواب غفلت سے بیدار ہو کر اسکی طرف متوجہ ہو چلے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹیکا کس وقت ہونا چاہئے

(ا)۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ایک شئے کا وقت ہے ٹیکا ہمیشہ وبا آنیسے پہلے لگانا چاہیئے دوران وبا میں بھی ٹیکا فائدہ تو ضرور کرتا ہے مگر وبا آنیسے پہلے اگر لگایا جاوے تو کمال درجہ فائدہ کرتا ہے۔ انسان کے خون میں سفید اجزا ہیں جو بیماریوں کو دور کرتے ہیں۔ خدا نے ہمارے خون میں ایکبا فوج رکھی ہے جو غنیم وبا و مرض پر غالب ہے۔ جب یہ سفید اجزا غالب آتے ہیں تو انسان اچھا ہو جاتا ہے۔ جب یہ اجزا مغلوب ہو جاتے ہیں تو مر جاتا ہے ٹیکا کا مطلب یہ ہے کہ اس قدرتی لشکر کو قواعد سکھائی جاوے وہ طاعونی مادے کے ساتھ لڑنے اور اس پر غالب آنیکے عادی ہو جاویں۔

ہمارے بیدار مغز لاٹ صاحب حضور سر چارلس ریواز کی بھی یہی مرضی ہے کہ لوگ حفظ ما تقدم کے مسئلہ کو اپنا دستور قائم کریں اور کثرت کے ساتھ ہر جگہ ٹیکا کرایا جاوے تاکہ وبا کے آنیسے پہلے پہل ہمارا خون اجزائے وبا کے مقابلہ اور اسپر غالب آنیکے لئے مستعد رہے۔

سنہ ۱۹۰۰ء میں نوشہرہ تحصیل میں ٹیکا کی کامیابی

(ب)۔ کمیشن طاعون نے اپنی رپورٹ میں جو بڑی تحقیقات کے بعد شائع کی تھی لکھا ہے کہ ٹیکا کرا کر انسان چند ہفتوں کیلئے تو یقینی طور پہ وبا کے محفوظ ہو جاتا ہے اور ممکن ہے کہ چند مہینوں تک بھی بالکل محفوظ ہو جاتا ہو۔ اسلئے مناسب ہے کہ جب تک ہندوستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں وبا رہے سال میں ایکبار ٹیکا کرایا جاوے۔ کمیشن نے رپورٹ میں ٹیکا کے فواید بیان کرتے ہوئے نوشہرہ کی تحصیل میں کامیابی کا حال خوب لکھا ہے اور وہ اس نقشہ سے ظاہر ہے۔

بلحاظ عنوان مندرجہ بالا	آبادی	کیس	تعداد اموات	فیصدی کیس بلحاظ آبادی	فیصدی اموات بلحاظ آبادی	اموات بلحاظ کیس	ٹیکا کردہ آبادی میں فیصدی کمی — کیس	ٹیکا کردہ آبادی میں فیصدی کمی — اموات
وہ لوگ جنہوں نے ٹیکا نہیں کرایا۔	۱۲۴۷۵	۱۰۰۷	۶۲۰	۸٫۰۷	۴٫۹۷	۶٫۵		
جنہوں نے ٹیکا کرایا۔	۳۹۷۴	۸۲	۱۴	۴٫۰۶	٫۳۵	۱۷٫۱	۶٫۰۱	۴٫۴۲
میزان	۱۶۴۴۹	۱۰۸۹	۶۳۴	۶٫۶	۳٫۹	۵۸٫۲		

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۹۰۱-۲ء میں گورداسپور میں ٹیکا

(ج) تحصیل نوشہرہ کا ہم نقشہ اوپر لکھ چکے ہیں اب ہم گورداسپور کا نقشہ ذیل میں درج کرتے ہیں اس سے بھی سراسر ہمارے دعوے کی تائید ہوتی ہے کہ ٹیکا طاعون کیلئے سد سکندری سے کم نہیں۔

طاعون زدہ دیہات		جنہوں نے ٹیکا نہیں کرایا	جنہوں نے ٹیکا کرایا۔	میزان
آبادی		۱۲۴۷۵	۳۹۷۴	۱۶۴۴۹
کیس		۱۰۰۷	۸۲	۱۰۸۹
اموات		۶۲۰	۱۴	۶۳۴
فی صدی تناسب واردات بہ آبادی۔		۸٫۰۷	۲٫۰۶	۶۶۲
فی صدی تناسب اموات بہ آبادی۔		۴٫۹۷	٫۳۵	۳٫۹
صورت ہلاکت		۶۰٫۵	۱۷٫۱	۵۸٫۲
ٹیکا شدہ میں فی صدی کمی	کیس	۶٫۰۱		
	اموات	۴٫۶۲		

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس نقشے سے بھی ہمارے دعوے کی تائید ہوتی ہے۔

حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے بھی اپنے ریمارک میں فرمایا ہے کہ گو ٹیکا حکمی علاج وبا کا نہیں ہے لیکن علاج ضرور ہے اور تجربے سے واضح ہوا ہے کہ اس کا عمل میں لانا مفید ہے اور یہ ایسا علاج ہے کہ اُس کو جہاں تک ہو سکے وسعت دینی چاہیئے اور جس قدر روپیہ اس پر صرف کیا جاوے وہ بجا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یقین ہے کہ اس میں ہمیں کامیابی ہوگی۔

(د)۔ جہاں تک ممکن ہو سکے اہلکاران اور اطبا کو چاہیئے کہ لوگوں کو موقعہ دیں تاکہ وہ خود تحقیقات کر کے اپنی تسلی کر لیں کہ ٹیکا نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ زیادہ تر ٹیکا لوگوں نے جالندہر۔ گورداسپور اور انبالہ میں لگوایا ہے۔ جالندہر کے ضلع میں عموماً اور نوشہرہ میں خصوصاً ٹیکا کا تجربہ تین سال سے کامیابی سے ہو رہا ہے اور گورداسپور اور انبالہ میں اس عمل نے ۱۹۰۱-۲ء میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

جالندہر اور ہوشیارپور میں مئی اور ستمبر ۱۹۰۰ء کے درمیان ۲۷۰۰۰ اشخاص نے ٹیکہ لگوایا۔ کل آبادی میں ۳۴۵۰۰ ہے۔ گو وبا بالکل معدوم نہ ہوئی لیکن ٹیکا کی بدولت دوسرے سال اُسکا ایسا زور نہیں ہوا اور وہ نرم صورت میں ظہور پذیر ہوئی ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء کا دور وبا جس کے بعد کثرت سے لوگوں نے ٹیکا لگوایا ثبوت اس امر کا ہے کہ ٹیکا سے بہت اچھے فوائد ظہور میں آئے۔ اس دور وبا میں نوشہر میں زیادہ تر وبا پھیلی تھی اور یہ دور ۶۸ یوم تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہا تھا۔ اس اثنا میں نصف سے زیادہ باشندوں نے ٹیکا لگوایا اور ذیل کا نتیجہ حاصل ہؤا۔

۱۸۹۹-۱۹۰۰	غیر ٹیکا زدہ	ٹیکا زدہ
یومیہ اوسط آبادی بابت ۱۸۹۹ء	۲۱۲۱	۲۱۴۸
طاعون کی وارداتیں	۴۱	۹
اموات طاعون	۳۲	۵
فیصدی اوسط تناسب وقوعہائے طاعون بر آبادی	۱۹۳	۰٫۳۴
فیصدی اوسط تناسب اموات بر آبادی	۱٫۵۱	۰٫۱۹
٪ ہر صورت ٹیکا شدہ اشخاص میں طاعون کی کمی	۱٫۵۹	
ٹیکا شدہ اور غیر ٹیکا شدہ مساوی تعداد میں وارداتوں کا تناسب	۵٫۶ کو	۱ سے
٪ اشخاص میں جنہوں نے ٹیکا لگوایا تھا کمی اموات	۱٫۳۲	
ٹیکا شدہ غیر ٹیکا شدہ مساوی تعداد میں اموات کا تناسب	۸ کو	ایک سے
ٹیکا شدہ اور غیر ٹیکا شدہ مساوی تعداد میں کیفیت ہلاکت	۱٫۴۱ کو	ایک سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس نقشے سے بادی النظر میں نظر آجاتا ہے کہ جن ایام میں قصبہ میں وبا کا زور تھا ۴۱ کیس وبا کے ہوئے ان اشخاص کی تعداد جنہوں نے ٹیکا نہیں کرایا تھا ۲۱۲ تھی ان میں ۴۱ کیس اور ۳۲ اموات ہوئیں اور جنہوں نے ٹیکا لگوایا تھا اُن کی تعداد ۲۶۴۸ تھی اُن میں صرف ۹ کیس اور ۵ اموات ہوئیں اس صورت میں ٹیکا طاعونی کی فضیلت سے کس کو انکار ہوسکتا ہے۔

یہ تو عام کیفیت تھی خاص خاص کنبوں کو اگر لیا جاوے تو بھی یہ ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

مثلاً اودر میں ایک کنبے میں پانچ اشخاص تھے اُن میں صرف ایک آدمی نے ٹیکا لگوایا تھا۔ اس کنبے میں انہیں چار کو طاعون نے آدبایا جنہوں نے ٹیکا نہیں کرایا تھا اور چاروں مر گئے صرف وہی ایک شخص جس نے ٹیکا کرایا تھا سلامت رہا۔

اسی طرح ایک اور گاؤں کا حال ہے کہ اُس میں ایک کنبے کے پانچ آدمیوں نے ٹیکا کرایا صرف ایک نے نہ کرایا۔ اس گھر میں اسی شخص کو جس نے ٹیکا نہیں کرایا تھا وبا نے بیمار کیا۔ اور وہی ایک مرا باقی تمام بالکل تندرست رہے۔

نوشہرہ میں تین کنبے تھے۔ ایک سات آدمیوں کا اور دو پانچ پانچ کے۔ ان تینوں میں سب نے ٹیکا کرایا تھا صرف ایک ایک نے نہیں کرایا تھا۔ ان تینوں کنبوں میں وہی ایک ایک جس نے ٹیکا نہیں کرایا تھا بیمار ہوا اور وہی ایک ایک مرا۔

موضع کھنکر کلاں میں ۱۰۴۳ کسان نے ٹیکا لگوایا تھا۔ اور صرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۴۳ نے ٹیکا نہیں کرایا تھا۔ پہلے تین کیس وبا کے ان لوگوں میں ہوئے جنہوں نے ٹیکا نہیں کرایا تھا اور یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے گھر بھر میں ٹیکا نہیں کرایا تھا اور باقی نے کرایا ہوا تھا۔
گھنکر کلاں میں تمام ۱۲ کیس ہوئے ان میں ۶ اُن میں سے تھے جنہوں نے ٹیکا نہیں لگوایا ان چھ میں پانچ مر گئے اور صرف ایک اچھا ہوا اور ۶ ان میں ہوئے جنہوں نے ٹیکا لگوایا تھا ان چھ میں صرف ایک مرا اور پانچ اچھے ہو گئے۔

ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

یہ اعداد بڑی تلاش و تجسس سے سرکار نے فراہم کئے ہیں۔ اب ان میں شک کرنا دیوانگی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی کو کسی قسم کی بدگمانی ہے تو وہ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ اور انبالہ جاوے اور خود تحقیقات کر لے۔

۱۹۰۱-۲ء میں ٹیکا کے عمدہ نتائج

(۵)۔ گو اس سال کے نتائج جو ٹیکا سے حاصل ہوئے ہیں۔ سرکاری طور پر رپورٹ اور نقشہ کی صورت میں شائع نہیں ہوئے لیکن اتنا عام طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ جہاں کہیں کرایا گیا ہے وہاں لوگوں کو بہت کم نقصان پہنچا ہے۔ جالندھر کے دیہات جسو ھمزا۔ ھمزاری اور چیتا سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے انبالہ کی کیفیت ذیل ہے۔ اس ضلع کی آبادی ۸۱۵۸۸۰ ہے جس میں کئی اس قسم کے ہیں جن کا وبا سے کبھی پالا نہیں

ہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑا۔ اس ضلع میں ۳۶۵۶ پر وبا نے حملہ کیا تھا۔ اگر صرف اُن کو لیا جاوے جنہوں نے ٹیکا کرایا تھا تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ۴۲۲۳۷۳ میں صرف ۲۹،۱ فی صدی پر طاعون نے حملہ کیا۔ ان میں آٹھ کو غلطی سے اس وقت ٹیکا لگ گیا تھا جب وبا نے اُن کے جسم میں اثر کر لیا تھا ہلاکت ۲۹۳۰۰ میں جنہوں نے ٹیکا نہیں کرایا تھا ۶۵،۷ فی صدی تھی اور ۱۰۹ میں جنہوں نے ٹیکا کرایا تھا اور جن میں آٹھ وہ بھی شامل تھے جنہوں نے ہنگام مرض ٹیکا لگوایا تھا ۲،۲۴ فیصدی تھی۔

ہمارے خیال میں یہ معاملہ معمولی نہیں ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ زندگی سب سے عزیز شے ہے اس کو بچانے کے لئے انسان کو سب کچھ کرنا چاہئیے طاعون زندگی کے لئے زہر قاتل ہے۔ اور ٹیکا اس زہر قاتل کے لئے تریاق ہے۔ جن لوگوں کو ہمارے دعوے سے انکار ہے وہ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ لدھیانہ وغیرہ مقامات پر تکلیف کر کے جائیں اور اُن لوگوں سے جنہوں نے ٹیکا کرایا ہے زبانی پوچھ کر اپنی تسلی و تشفی کر لیں۔ شہادت سے اُن کو ثابت ہو جائیگا کہ جو کچھ ہم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے وہ سچی بات ہے بالکل سچی ہے اور اس میں جھوٹ مبالغہ یا آمیزش کو ذرا بھی دخل نہیں ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹیکا بالکل بلا ضرر ہے اور مذہبی طور پر کسی طرح منع نہیں ہے

(ز) ۔ مولف پنجاب پبلک مینوئل رقم طراز ہیں :۔
یہ دیکھ کر کہ اب ٹیکا تمام مقام پر رائج ہے زیادہ تر یہ بحث فضول معلوم ہوتی ہے کہ پنجاب میں اُس کی مذہبی خیال سے ۔ یا عقل کے رو سے یا پابندی رسوم سے کسی طرح ممانعت نہیں ہے ۔ پرافی لک ٹک یعنے وہ عرق جس سے ٹیکا لگایا جاتا ہے بمبی میں یورپین ڈاکٹروں کی نگرانی میں تیار ہوتا ہے ۔ اور یہ ڈاکٹر صاحبان اچھی طرح احتیاط کر لیتے ہیں کہ کوئی ایسی شے استعمال میں نہ آوے ۔ جو مذہبی خیالات کے رو سے منع ہو ۔ لوگوں کا خیال ہے کہ مختلف اقسام کے لوگوں کے لئے مختلف قسم کا عرق تیار کیا جاتا ہے ۔ اصحاب بارسوخ کو چاہیئے کہ لوگوں کی بدگمانی کو رفع کر دیں کہ یہ بات بالکل ناممکن ہے ۔ جس شخص کو یہ بدگمانی ہے اس کے یہ کہلانا چاہیئے کہ جونسی بوتل تم کو پسند ہے اس میں سے تم کو ٹیکا کیا جا دیگا ۔

وہ کہتے ہیں کہ بعض مقامات پر مسلمانوں نے ملانوں کی صلاح سے اعتراض کیا ہے اور قرآن سے ان ملانوں نے آیات پڑھکر لوگوں کو کہا ہے کہ خدا کی رضا میں دخل دینا گناہ ہے ۔ جب وبا خدا کی مرضی سے آئی ہے تو اس سے بھاگنا اور ٹیکا سے پناہ مانگنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گناہ ہے۔

لیکن ساتھ ہی مولف مذکور فرماتے ہیں کہ یہ صلاح عالم فاضل ملاؤں کی رائے کے برعکس ہے عالم ملاؤں نے عام طور پر اعلان کردیا ہے کہ قرآن کے رو سے ٹیکا کرنا ہرگز منع نہیں ہے۔

ہم اس موقع پر نہایت زور کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ علما کی رائے بہت درست ہے اہل اسلام کو ٹیکا سے ہرگز کوئی مخالفت نہیں ہے اور وہ ہر طرح سرکار دولت مدار کی مطابعت اپنا فرض اور اپنا ایمان سمجھتے ہیں اور ہر طرح پر اپنی عادل گورنمنٹ کے جاں نثار ہیں۔

مؤلف مذکور آگے لکھتے ہیں کہ اب ہر قوم وملت کے لوگوں نے ٹیکا کرایا ہے۔ یہ امر جالندھر اور ہوشیار پور کے اضلاع کی شہادت سے واضح ہوتا ہے جہاں سنہ ۱۹۰۶ء میں ۲۷۰۰۰ کسان نے ٹیکا لگوایا اور اُن میں چھوٹے بڑے اونچی نیچی ذات غرض ہر طرح کے متنفس موجود تھے۔

اہل ہنود میں ۱۳۰۰ برہمن تھے جنہوں نے ٹیکا کرایا اہل ہنود میں علاوہ برہمنوں کے ۴۰۰۰ راجپوتوں اور نو ہزار کھتریوں نے ٹیکا کرایا۔

اہل اسلام میں جنہوں نے ٹیکا لگوایا دو ہزار سید اور سولہ ہزار راجپوت تھے۔

صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ٹیکا کی نسبت یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس سے انسان مرجاتا ہے اگر مرتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں تو اُس کو سکتہ - برص - ضعف بصارت - نامردی اور خشکی تو ضرور ہو جاتی ہے - لیکن تجربے سے ثابت ہو گیا ہے کہ ایسے بہت ہی کم کیس ہیں جن میں ٹیکا سے کسی قسم کا نقصان ظہور پذیر ہؤا ہو - البتہ جہاں بہت کمزور آدمیوں کو ٹیکا لگایا گیا ہے وہاں ایک یا دو کیس ایسے ہوئے ہیں کہ ٹیکا لگا کر بیہوشی سی طاری ہو گئی ہے - ٹیکا سے آج تک کوئی نہیں مرا البتہ جنہوں نے طاعون میں مبتلا ہو کر ٹیکا کرایا ہے وہ ضرور مر گئے ہیں لیکن اس قسم کے کیس بھی گنتی کے ہوئے ہیں ایک دفعہ فیروزپور میں افواہ اڑی تھی کہ ایک آدمی ٹیکا لگا کر مر گیا ہے - لیکن فوراً اس افواہ کی تردید ہو گئی کیونکہ وہ شخص جس کا مرنا مشہور ہؤا تھا - بھلا چنگا موجود پایا گیا -

لاہور میں بھی ایک بیرسٹرایٹ لا کے بارہ میں جن گیدڑوں نے یہ گپ اڑائی تھی کہ وہ ٹیکہ کی وجہ سے مر گیا - شہر کے ہر ایک کوچہ میں زن و مرد میں یہ ہی چرچا یقینی طور پر ہو رہا تھا درحالیکہ وہ اسی دن چیف کورٹ میں مقدمہ جات کی پیروی میں مصروف تھا -

اخباروں میں دو ایسے کیسوں کا ذکر کیا گیا کہ ٹیکا سے مر گئے ہیں لیکن بعد ازاں یہ تحقیقات سے غلط بات ثابت ہوئی کیونکہ ایک کلرک دل کے مرض سے مرا تھا اور دوسری موت جو کہا جاتا تھا راجکمار کالج میں ہوئی خیالی موت تھی -

شکر ہے کہ لوگوں کا تعصب بہت دور ہوتا جاتا ہے لوگوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو خود بخود معلوم ہوتا جاتا ہے کہ ٹیکا نعمت غیر مترقبہ ہے اور جتنی افواہیں اوڑی ہیں وہ سب بے سروپا ہیں - اب یہانتک نوبت پہنچ گئی ہے کہ پردہ نشین عورتوں نے بھی ٹیکا کرایا ہے - تجربہ بہت اچھا اور لائق ہے اور تجربہ ٹیکا طاعونی کے حق میں ہے -

ٹیکا طاعونی کے متعلق وعظ

(ح) - یہ بہت ضروری ہے کہ نہ صرف کوئی کوئی ٹیکا لگوائے بلکہ تمام شہر ٹیکا کرائے اور ٹیکا وبا کے دور سے اس قدر عرصہ پہلے کرایا جاوے کہ اگر وبا آوے تو اُس کا کچھ اثر نہ ہو - کسی مقام پر وہ لوگ جنہوں نے ٹیکا نہیں لگایا بہ نسبت اُن لوگوں کے جنہوں نے ٹیکا لگایا ہے چھوت کے لحاظ سے بہت خطرناک ہیں اس لئے مفصلہ ذیل امور کا لحاظ نہایت ضروری ہے -

(۱) - حملہ وبا کے برخلاف ٹیکہ طاعونی بہت عمدہ حفاظت ہے اور ٹیکا کرانیکے بعد اگر وبا حملہ آور ہو تو اس قدر مہلک نہیں ہوتی جس قدر وہ ان لوگوں میں ہوتی ہے جنہوں نے ٹیکا نہیں کرایا -

(۲) - کہ جو حفاظت ٹیکا طاعونی سے میسر آتی ہے وہ اسی قدر عرصہ تک رہتی ہے جس قدر عرصہ تک بیماریں وبا کا دورہ رہتا ہے اس لئے جو لوگ دورہ وبا شروع ہونے سے پہلے پہل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹیکا کرالیں اور دوران وبا میں قیاس اور عقل یہ کہتی ہے کہ بیماری اور موت سے بچ جاتے ہیں۔

(۳)۔ اور کہ یہ حفاظت ایک ایسی دوا سے نصیب ہوتی ہے جس سے برائے نام یوں ہی سی تکلیف ہوتی ہے اور جس سے کسی قسم کا نقصان یا ضرر نہیں پہنچتا اور یہ دوا کسی طرح پر ایسی نہیں ہوتی جو کہ مذہب کے رو سے یا رسم و رواج کے استعمال سے ممنوع الاستعمال ہو۔

طاعون ایک نہایت خوفناک مرض ہے۔ اس کمبخت کا قدم جہاں جاتا ہے۔ وہاں سے نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ یہ اس لئے بھی خوفناک ہے کہ اس میں اکثر جان کا خطرہ ہے اکثر کیا بہت ہی کم آدمی بچتا ہے اور ابھی تک اس کا حکمی اور نیز بہ ہدف علاج دستیاب نہیں ہوا۔ بمقابلہ گھروں کے چھوڑ جانے اور خیموں اور جھونپڑیوں کے رہنے اور آلودہ مقام میں حلقہ بند ہونے کے یہ ٹیکا نہایت عمدہ اور بہتر علاج اور تدبیر ہے ٹیکا طاعونی وہ شے ہے کہ اس میں دوستوں یا پڑوسیوں کی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی بدولت خود انسان اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے۔ چیچک کی طرف دیکھئے پہلے اس مرض نے کیسا تہلکہ مچایا تھا۔ کتنی جانیں اس سے ضائع ہوتی تھیں۔ رفتہ رفتہ لوگوں نے معمولی مخالفت کے بعد چیچک کے ٹیکا کے فائدے کو دیکھا اور اس کی حقیقت کو سمجھا اب چیچک اس قدر کم ہو گئی ہے کہ برائے نام اس کا اثر ٹیکا کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹیکا نہیں کراتے اُن کی صورت بدل جاتی ہے آنکھیں ضائع ہوجاتی ہیں منہ رفو کرنے کے لائق دکھائی دیتا ہے۔
طاعون کا بھی یہ ہی حال ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ ٹیکا کرائیں نتیجہ یہ ہوگا کہ اول وبائے طاعون اُن کو نہیں ستائیگی اور اگر کبھی چیچک کی طرح کسی کو یہ مرض ہو بھی گیا تو برائے نام ہوگا اور جان کے لالے نہیں پڑیں گے +

ٹیکہ طاعونی

(از جناب منشی احمد حسین خانصاحب بی۔ اے۔ مشہور شاعر و ناولسٹ)

کہاں سے آئی ہے ہندوستاں میں یہ آفت دلوں میں درد ہے چہروں سے اوڑگئی رنگت	یہ وہ وبا ہے کہ پیدا ہے نام سے دہشت الٰہی جلد دکھا ہم کو وا دئے رحمت

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کُشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کُشی"

الٰہی اپنے گناہوں سے شرمسار ہیں ہم بلا کی تیغ ہے طاعون دلفگار ہیں ہم	بسان ماہی بے آب بیقرار ہیں ہم اسی کے ظلم نے مارا ہے اشکبار ہیں ہم

اسی کے خوف سے جاں اب لبوں پہ آئی ہے
بچا لے بار الٰہا تری دوہائی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ مری اے مرے اہلِ وطن نصیحت ہے
جہاں میں مخزنِ ادبار اک غفلت ہے
مرے خیال میں سب سے بُری یہ عادت ہے
سمجھ لو اس کو غنیمت جو تمکو فرصت ہے
جو ہاتھ پانوں نہ اپنے کوئی ہلائیگا
حصارِ دادئے ایمن میں کیسے آئیگا

یہ میں نے مانا کہ آفت ہے اور قہر ہے یہ
یہ میں نے مانا ہلاہل ہے اور زہر ہے یہ
رہِ حیات میں اک خوفناک نہر ہے یہ
یمِ فنا میں یہ گرداب اور لہر ہے یہ
مگر جہاں میں نہیں کوئی بھی مرض ایسا
دوا ہمارے خدا نے نہ جس کی کی پیدا

تمہارے چہروں پہ چھائی ہے کسلئے زردی
بنا لو ہمت مردانہ اپنی تم وردی
ڈرو نہ ٹیکے سے ڈرنا ہے سخت نامردی
کرو نہ دیر کہ اب آگے آئیگی سردی
انہیں مہینوں میں اکثر وبا یہ آتی ہے
یہ سرد مہر ہے جاڑے میں ہی ستاتی ہے

ذرا بھی خوف نہیں اس سے ہے بصارت کو
نہیں گھٹائیگا یہ مردمی کی طاقت کو
نہیں بگاڑتا ٹیکا تمہاری صورت کو
سیاہ یہ نہیں کرتا تمہاری رنگت کو
یہ میں نے مانا کہ طاعون زہر کی خو ہے
مگر یہ ٹیکا مری جان نوشدارو ہے

حکیم رشکِ ارسطو وہی غلام نبی
وبا میں خدمت سرکار و ملک جس نے کی
کہ جس کے نام سے واقف ہیں اہلِ ہند سبھی
علاج مفت کیا پاس سے دوائی دی
کئی کتابیں لکھیں اُس نے اور بتایا ہے
وبا کو ٹیکے نے بیشک بہت گھٹایا ہے

جو ان کتابوں کو اہلِ وطن منگاؤگے
ثبوت ان میں شہادت کی رو سے پاؤگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ باتیں پڑھا ہے اکسیر ان جاؤ گے
ضرور نقش جہالت کو تم مٹاؤ گے

بڑی تلاش سے سرکار نے بتایا ہے
علاج ہم کو یہ مشکل سے ہاتھ آیا ہے

مجھے بھی فیض سے اُنکے ہے آگاہی
وہ جس سے ڈرتے ہیں انات مخلوق و ساہی

وہ جس کے ہاتھ میں ہے صولت یداللہی
ملی ہے جسکی اطاعت میں ہمکو جمجاہی

ہزار ہم سے ہو غفلت نہیں ملال اُسے
مدام اپنی رعیت کا ہے خیال اُسے

ازل سے لطف و عنایت کا ہیں ہوں دیوانہ
الٰہی آپ کا آباد ہو یہ کاشانہ

کسی کا خلق جو ہو شمع میں ہوں پروانہ
پلا دو جام محبت کہ میں ہوں مستانہ

کبھی جو سامنے گورنر کے پاس جاؤ نگا
یہ حال لطف ہلیفکس بھی سناؤ نگا

جہاں میں کتنے ہیں سر چالس ریواز جیسی
الٰہی منصب و اقبال میں وہ اور بڑھے

اُسے ہماری دعا ہے کہ عمر خضر ملے
الٰہی گردش ایام اُس سے دور رہے

بجا جناب کو احمد حسین کہتا ہے
خیال ملک کا دن رات اُس کو رہتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرست مضامین

کر دینا۔ اس میں کیا فایدہ ہے اور کس وقت یہ ہونا چاہیئے۔ اور ڈس انفکشن کس طرح ہونا چاہیئے۔ اور اسکے فواید

۲۶۔ ٹیکہ طاعونی کے متعلق اعداد و شمار سے فائدہ ثابت ہوا ہے۔

۲۷۔ تعداد ٹیکہ شدہ سنہ ۹۸ء۔ تعداد ٹیکہ شدہ سنہ ۹۹ء۔ تعداد ٹیکہ شدہ سنہ ۱۹۰۱ء۔

۲۸ ڈاکٹر ولکنس کی رائے ٹیکہ اور ڈس انفکشن کے بارہ میں۔ نظیر قلی۔ مقرر شدہ کام صفائی کے۔ ٹیکہ کرانے کا بہتر وقت کونسا ہے۔

۲۹۔ ٹیکہ کیوں وبا کو روکتا ہے۔ بقول ڈاکٹر ولکنس صاحب ٹیکہ شدہ مقامات میں دوبارہ وبا کی کیفیت

۳۰ جہاں لوگ قواعد کی پابندی کرتے ہیں وہاں وبا کم زور پکڑتی ہے جہاں لوگوں نے غفلت کی وہاں شدت پکڑتی ہے

۳۱۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں شرح اموات طاعون کی مختلف شہروں میں وبا کو روکنے کے لئے سنہ ۱۹۰۲ء۔

۳۲ طاعون جنوری سنہ ۱۹۰۲ء میں لاہور میں پہلا کیس

۳۳۔ فروری سنہ ۱۹۰۲ء میں طاعون

۳۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء میں طاعون

۳۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء میں طاعون

۳۶۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء ” ”

۳۷ جون سنہ ۱۹۰۲ء ” ”

۳۸۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء ” ”

۳۹۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء ” ”

۴۰۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء۔

۴۱ گورنمنٹ کے رجسٹروں سے یہ اعداد نکالے گئے ہیں۔

۴۲۔ ٹیکہ بلا ضرر عمل ہے۔ مذہبی طور پر کسی طرح منع نہیں ہے۔

۴۳۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں عمدہ نتائج۔

۴۴۔ ٹیکا طاعونی کے متعلق وعظ

۴۵۔ ٹیکہ شدہ کی تعداد بلحاظ اقوام

۴۶۔ نقشہ ٹیکہ شدہ و غیر ٹیکہ شدہ

۴۷۔ مقابلہ اموات و مبتلا شدہ مرض کا

۴۸۔ طاعون اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

۴۹۔ عوام وقت پر خبر نہیں کرتے جو مضر عمل ہے

۵۰۔ وبا کے تغیرات بلحاظ موسم۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Plague Series No. 6.

Discoveries about Plague.

Dealing with Plague and its origin, causes of the spread of the disease, its curative as well as preventive measures, &c., &c.,

WHICH HAVE ALL BEEN TAKEN FROM

Authentic Government reports and writings of standard and experienced doctors, specially taken from the Plague Manual, by Mr. Halifax, who has been working and noticing keenly for the last seven years the progress of plague in India.

COMPILED BY

HAKIM GHULAM NABI,

ZUBDA-TUL-HUKMA,

Editor, Risala Hafiz Sehat, author of, Plague and its Treatment, How to be saved from Plague, How to avoid Plague, Eye-witness, &c.

Printed by the Matba Khair Khah-i-Ryasat-i-Hind, Lahore

2,000 *Copies.*

(Price not marked. To be distributed *gratis* among the Public

On receipt of ½ anna Postage Stamp one copy will be sent post paid.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar